

Posted On Kitab Nagri

تیرا قرب  
سندس فاطمہ

Chapter 1



[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

# تیرا قُرب

سندس فاطمہ

(سنگِ قلب)

حصہ اول

باب 6



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بسوخت نالہ من سنگ را، عجب سنگ است

دلت کہ سوختہ ذیں نالہ ہائے ذار نشد

میری آہو

زاری اور نالوں

## Posted On Kitab Nagri

نے پتھروں کو

بھی جلا دیا،

تیرا دل عجب

پتھر ہے! کہ

جوان درد

انگیزا اور

زار زار نالوں

سے بھی نہ

جلا (نرم نہ پڑا)۔

(امیر خسرو)





## Posted On Kitab Nagri

موضوع "زندگی" کیا؟

دنیا میں آنا چار دن گزارنا اور پھر چلے جانا۔ پھر ان چار دنوں میں مقصد کو رکھ لینا۔ کھانا، پینا، پہننا، اوڑھنا، باتیں سُننا، سنانا اور پھر چلے جانا۔ اُس میں رِمتِ محبت کو گھولنا، اُس کے مل جانے پے ناشکری کرنا اور نہ ملنے پے آہ و زاری کرنا اور پھر چلے جانا۔ پھر چار دنوں میں سے تین دن اپنی مرضی کے گزارنا اور آخر پے "ملا کیا" کہنا اور پھر چلے جانا۔ ان چار دنوں میں دھوکے باز دُنیا میں دل کو پتھر بنانے کی جستجو کرنا اور پھر چلے جانا۔ ان سب میں مقصد بھی تمہارا، ناشکری بھی تمہاری، آہ و زاری بھی تمہاری، تین دن مرضی کے بھی تمہارے، تو "میں" بھی تو تمہاری ہوئی نہ؟؟

: جیسا کہ ایک جگہ ارشاد ہے

ترجمہ: جو تمہارے سینوں میں ہے، اسے چھپالو یا ظاہر کر لو، دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔

www.kitabnagri.com

جب دل کو پتھر کرنا ہے تو تمہارے حصے میں سختی ہی آئے گی، کھٹن حالات ہی آئیں گے، بدلا ہی آئے گا، آہ و زاری ہی آئے گی، تھکنا ہی آئے گا، بے چینی ہی آئے گی۔ دل کو دل ہی رہنے دو۔ اسے پتھر نہ ہونے دو۔ اسے پتھر ہونا ہو تا تو اللہ ہی دل کی جگہ پتھر کو رکھتا۔ اس کی غذا نرمی ہی ہے۔ اپنے قلب پر

## Posted On Kitab Nagri

ظلم مت کرو، اسے اپنے خالق حقیقی کی یاد سے غافل نہ ہونے دو۔ جو قلب، جو دل، اُس کی یاد سے غافل  
!... ہے در حقیقت وہی پتھر ہے

( از قلم خود )

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

عمر گھر واپس نہیں آیا تھا اور یہ پہلی بار تھا کہ بغیر کوئی اطلاع کے وہ پوری رات گھر سے باہر رہا۔ اُس کا  
فون بھی بند جا رہا تھا۔ صبح کے دس بجے وہ گھر واپس آیا تو لاؤنج میں ہی سب موجود تھے۔ ابراہیم بھی  
گھر پر ہی تھے۔ رات سے سب کے چہرے فکر سے ہلکان تھے۔ وہ بغیر کسی کو مخاطب کیے اپنے کمرے  
میں بند ہو گیا۔ ایک یہ سانس کافی تھا کہ وہ اب گھر میں ہی موجود ہے۔ سب ہی باری باری اُس کے پاس  
گئے تھے۔ مگر دروازہ لاک تھا۔ لیکن جس کی چاہ اُسے تھی، وہ نہیں آئی تھی۔ وہ سننا چاہتا تھا کہ کوئی  
آئے اور کہے وہ سب مذاق تھا، مگر ایسا نہ ہوا۔

زندگی کی کچھ حقیقتیں ایسی ہوتی ہیں، جسے آپ چاہتے ہیں وہ مذاق نکلے یا کسی برے خواب کی طرح "  
ہوں جو آنکھ کھولنے پر ختم ہو جائیں۔ مگر! یوں نہیں ہوتا، آپ پوری زندگی نیند میں رہ کر نہیں گزار  
سکتے۔ آپ کو بیدار ہونا ہی پڑتا ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

اب تم ایسے سوگ مناؤ گے تو میں سمجھوں گی تمہیں مجھ سے محبت ہے اس لیے میرے رشتے سے " ایسے دکھی ہو؟

دعا ماسٹر کی سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔ زندگی کی طرح اُس کا کمر ابھی اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ لائٹ چلاتے اُس نے ٹرے ٹیبل پر لا کر رکھی۔ وہ ہلا بھی نہیں، کروٹ لیے تکیے کو دبوچ رکھا تھا۔ مجھے لگا تھا تم وہ واحد شخص ہو گے، جسے خوشی ہوگی کہ مجھ سے فائنلی جان چھوٹ جائے گی، اُس نے " کھڑکی کے آگے سے پردے ہٹائے دن ڈھل چکا تھا، خوش ہو گے، بھنگڑا ڈالو گے۔ تم ہی تو تھے جو اُس دن میری شادی کا کہہ رہے تھے اب ایسے کیوں کر رہے ہو "، وہ اُداس تھی۔ اُس نے کالی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ چہرہ ماسک سے ڈھانپا تھا۔ وہ نقاب میں نئی تھی۔ اُسے چادر سے نقاب کرنا نہیں آتا تھا۔ مجھے تمہاری زندگی سے کیا مطلب؟ "، وہ سانس چھوڑتا اٹھ کر بیٹھا، آنکھوں کو وہ بے دردی سے " مسل رہا تھا۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

" تم رکو، جاؤ، کچھ بھی کرو، خوش رہو۔ مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے "

" لیکن لگتا تو نہیں ہے ایسا۔ "

ایسا ہی ہے مس دعا آپ میری طرف سے کل جائیں گی بھلے سے آج چلی جائیں۔ مگر ایک بات یاد " رکھیں، آپ کے چلے جانے سے عمر ابراہیم خان کو کوئی فرق نہیں پڑے گا "، وہ پاؤں نیچے فرش پر رکھتا

## Posted On Kitab Nagri

اپنا رخ بدل گیا۔ وہ اُسے ایک پل میں بیگانہ کر گیا تھا۔ ایک حسرت تھی دعا کی وہ اُسے آپ کہا کرے، تم کی الاپ نہ لاپا کرے۔ مگر وہ دن! وہ لمحہ! اُس کے کہنے پر کبھی نہیں آیا تھا۔ وہ ہمیشہ بہت اچھے موڈ میں ہی اُسے آپ کہہ کر پکارتا تھا۔ مگر آج یہ آپ اُسے بیگانہ سا لگا تو دعا کی آنکھیں نم ہونے لگی۔ باہر کی ٹھنڈ سے زیادہ اُسے اپنے جسم میں جمانے والی ٹھنڈ محسوس ہو رہی تھی۔

" مگر عمر؟؟؟ "

تم جاسکتی ہو میرے کمرے سے "، وہ اپنے اندر تلخی سموئے بیٹھا تھا۔

وہ سختی سے لب دانتوں تلے دے گئی۔ وہ اُس کے سامنے نہیں رونا چاہتی تھی۔ کم از کم اس وقت تو نہیں۔ کتنا عجیب تھا نہ؟؟ جسے کوئی مشکل سے بھی رلا نہیں پاتا تھا، اُسے وہ کتنی آسانی سے رلا گیا۔

وہ دعا علی تھی، دوسروں سے تو وہ حساب کرنا جانتی تھی۔ مگر یہاں اُس کا جمع تفریق سب ختم ہو گیا۔ وہ قدم اٹھاتی باہر کو جانے لگی کہ اُس کی آواز پر رکی مگر پلٹی نہیں۔۔۔

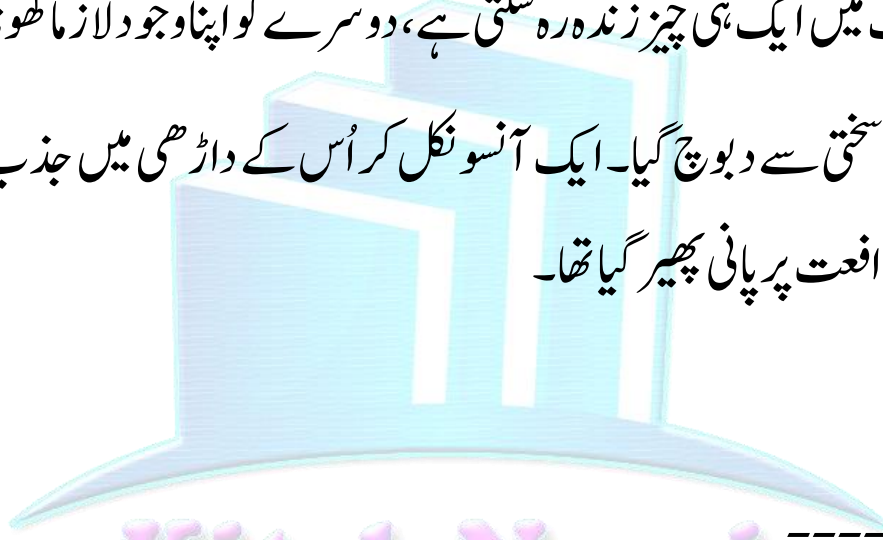
آئندہ میرے کمرے میں مت آنا میں دوبارہ نہیں کہوں گا، "، ہنوز رُخ موڑے وہ سرد آواز میں بولا "

مگر دعا کو وہ سرد آواز تپش بڑھاتی آگ لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

یہ ٹھنڈا گرم موسم ہمیشہ اپنے اثرات رکھتا ہے۔ جس آگ کو پانی بجھاتا ہے۔ اُسی پانی میں کسی کو ڈبو " کر مارا بھی جاسکتا ہے " اور وہ اس وقت اسی کیفیت سے دوچار تھی، وہ کمرے سے تیزی سے باہر کی [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) جانب نکلی۔

پھر ہوتا یہ ہے، اناجیت جاتی ہے اور محبت ہار جاتی ہے۔ انا اور محبت اس طرح ہے، جس طرح آگ " اور پانی..! ایک وقت میں ایک ہی چیز زندہ رہ سکتی ہے، دوسرے کو اپنا وجود لازماً کھونا ہی پڑتا ہے "۔۔۔  
پیچھے وہ بیڈ کی چادر کو سختی سے دبوج گیا۔ ایک آنسو نکل کر اُس کے داڑھی میں جذب ہوا اور یہاں وہ آنسو اُس کی قوتِ مدافعت پر پانی پھیر گیا تھا۔



Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

چند دن یو نہی گزرے،

!.. خاموش

!.. چھپتے

!.. چھپاتے

آیت اور دعا ابھی ابھی گھر پہنچی تھی کہ لاونج سے آتی آواز پر آیت ٹھٹک کر رکی۔

خالو بہت غصے میں ہیں ماما، میسم بھائی کو اٹ لیسٹ جانے سے پہلے ایک بار آگاہ کرنا چاہیے تھا اُن کا " فون بھی بند جا رہا ہے

" یہ لڑکا پتہ نہیں کب اپنی منمانی کرنا چھوڑے گا ارم بھی غصے میں ہوگی "

جی! وہ زیادہ غمگین ہیں اُنہیں آپ کے لیے آنا تھا مگر۔۔۔" وہ اپنی بات مکمل ہی نہیں کر پایا۔

www.kitabnagri.com

کہاں گئے ہیں وہ؟"، دعا اندر داخل ہوتے بھنویں سکڑے پوچھ رہی تھی جبکہ آیت وہیں جم گئی تھی "

سب اُس کی طرف متوجہ ہوئے تھے سب کے بے چین چہرے اُسے کسی خبر کا پتا تو دے رہے تھے۔

وہ واپس چلا گیا"، عائشہ مدھم آواز میں بولیں گو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بول رہی تھیں۔ "



## Posted On Kitab Nagri

کہاں اور کیوں؟؟؟ "وہ ابھی بھی متعجب تھی۔"

"وہ واپس اٹلی چلا گیا ہے اور کیوں یہ اُس نے نہیں بتایا۔"

آیت نے اپنی آنکھیں زور سے میچی۔ وہ جانتی تھی، اب اُس کی رخصتی کی بات چل رہی ہے۔ کچھ دنوں میں شاید وہ طے بھی ہونے والی تھی۔ مگر! ایسے میں وہ بغیر بتائے کیسے جاسکتا تھا؟ کیا چھوڑ کر چلے جانا اتنا آسان ہوتا ہے؟ اُس نے بے اختیار قدم پیچھے کو لیے وہ باہر کی جانب بھاگی۔

"آپی کدھر ہیں؟؟؟"

وہ۔۔ "دعا نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔"

عمر تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھا وہ اُس کے پیچھے اُسے دیکھنے کے لیے جانے ہی لگا کہ صفیہ بی نے روک دیا

Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

www.kitabnagri.com

"مت جاؤ عمر اُسے جانے دو"

مگر دادو؟ "وہ منتشر سارکا۔"

عمر ابراہیم، "اُنہوں نے نام پر زور دیتے تنبیہ کی۔"

اور ادھر وہ پورچ میں آتی صفدر سے گاڑی کی چابی مانگ رہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

" بیٹا میں چھوڑ آتا ہوں آپ بتائیں، کہاں جانا ہے آپ کو؟ "

نہیں آپ مجھے چابی دیں " وہ چابی پکڑتی فوراً سے گاڑی میں بیٹھتے اُس نے گاڑی سٹارٹ کی۔ آج تین سال بعد وہ ڈرائیو کر رہی تھی۔ وہ اس سے خوف زدہ ہوتی تھی، اس وقت اُسے یہ بھی یاد نہیں تھا۔ وہ لمبے سفر نہیں کرتی تھی، اُسے یہ بھی بھول گیا تھا۔ اُس نے تو کبھی دعا کو بھی ڈرائیو نہیں کرنے دیا تھا۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آج اُس خوف پر ایک دوسرا خوف بھاری پڑ گیا تھا۔

!.. میسم خان بلکل ٹھیک کہہ رہا تھا

آپ کو اپنے ڈر کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ خود سے کریں، اگر آپ نہیں کرتے تو ایک دن آپ کا خوف آپ کے سامنے آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔ پھر جس سے آپ نہ تو بچ پاتے ہیں اور نہ ہی بھاگ پاتے ہیں

اُسے اس وقت یاد تھا تو بس اتنا کہ وہ چلا گیا ہے۔ مگر وہ ایک بار پھر اُسے چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔ وہ کیسے جاسکتا ہے؟ آیت کو اُسے روکنا تھا۔ وہ وہاں پہنچے گاڑی باہر ہی پارک کرتی، کانپتے وجود کے ساتھ گاڑی سے نکلتی اندر کی جانب بڑھی۔ صدر دروازہ عبور کرتے ہی اُسے زین دکھائی دے گیا۔

"! زین بھائی "

وہ خوف زدہ سی اُس تک آئی۔

" وہ عمر کہہ رہا ہے وہ چلے گئے ہیں وہ ابھی نہیں گئے نہ؟ "



## Posted On Kitab Nagri

نہ جانے وہ خود کو یقین دلارہی تھی یا اُسے؟؟

"وہ۔۔"

زین اُسے وہاں دیکھ حیران ہوا۔ اُس نے اُس کے پیچھے دیکھا مگر کوئی نہیں تھا۔

نہیں بھائی تو رات ہی جا چکے ہیں"، ذین جہانزیب اپنی حیرت پے قابو پاتا بولا۔"

بیٹا آپ"، آیت کو اپنے عقب سے ارم کی آواز سنائی دی وہ پیچھے کی جانب مڑی۔"

ارم نے آگے بڑھ کر آیت کو گلے لگایا۔

کیا ہوا بیٹا؟ آپ پریشان کیوں لگ رہے ہو"، وہ نقاب میں ہونے کے باوجود مضطرب نظر آرہی تھی۔"

Kitab Nagri

"وہ خالہ کیا آپ کو انہوں نے کچھ بتایا وہ کیوں گئے ہیں"

www.kitabnagri.com

اُسے خوف تھا، ڈر تھا کہ وہ اُسے بس چھوڑ کر نہ گیا ہو۔

نہیں میری جان مگر آپ پریشان نہیں ہو، وہ ٹھہریں، ہو سکتا ہے اُسے کوئی کام ہو آپ کھڑے کیوں"

ہو آپ بیٹھو نہ سیری آیت کیلئے کچھ سر و کرو"، ارم اُسے دلا سہ دینے کو بولی۔ اول اُن کا لہجہ خود ڈرا ڈرا

ساتھا۔

## Posted On Kitab Nagri

وہ وہاں خاموشی سے بیٹھ گئی۔ اُس کا قلب بکھرا تھا اور اُسے اپنا وجود خالی ہوتا محسوس ہوا۔ وہ بالکل ساکت بیٹھی تھی۔ ارم کچھ پوچھ رہی تھی مگر وہ خاموش رہی پھر وہ یک دم سے اٹھی۔

مجھے جانا ہے، میں پھر کبھی آؤں گی،" وہ کہتے ساتھ بغیر کچھ سنے سیدھا باہر کی جانب تیزی سے نکل " [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) گئی۔

مگر بیٹا۔۔ " ارم اپنی جگہ پر کھڑی اُسے جاتا دیکھ رہی تھیں۔ "

رکے می میں دیکھتا ہوں، " ذین کہتا آیت کے پیچھے گیا۔ "

ارم نم آنکھیں لیے دل پے ہاتھ رکھے بیٹھ گئیں، " یہ کیا میسم؟ وہ معصوم ہے وہ کیسے برداشت کرے گی؟ "

کچھ دیر بعد وہ سڑک پر پیدل چل رہی تھی۔ وہ گاڑی پر آئی تھی اُسے یہ یاد نہیں تھا۔ وہ ساکت، ماؤف ہوتے ذہن کے ساتھ بس سیدھا جائے جا رہی تھی۔ آس پاس سے گزرتے لوگ، گاڑیاں، آسمان پر اڑتے پرندے گو ہر چیز اُس نے فراموش کر دی تھی۔ تقریباً تین گھنٹے کے بعد وہ گھر واپس آئی تو سب پریشان حال لاونج میں بیٹھے تھے۔ مگر ابراہیم وہاں موجود نہیں تھے۔

بیٹا آپ کہاں رہ گئی تھی؟ ہم سب کتنا پریشان تھے زین بتا رہا تھا آپ گاڑی بھی وہی چھوڑ آئی ہو، " عائشہ پریشان حال اُس تک پہنچے اُسے خود سے لگا گئی۔ باقی سب کی حالت بھی کچھ مختلف نہ تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

وہ اُن سے الگ ہوئے کچھ دیر بغیر بولے سب کو یوں ہی یک تک دیکھے گئی۔

آپ سب کو بھی کیا نہیں پتا وہ کیوں گئے ہیں، "اُس کی آواز اذیت میں ڈوبی ہوئی تھی وہ یہ سب " جھوٹ کر دینا چاہتی تھی۔

بیٹا! ہو سکتا ہے اُسے کوئی کام ہو آپ ایسے ہی نیگیٹیو مت سوچو، "آواز عائشہ کی تھی۔ "

آیت کی بھوری آنکھوں کو سب دھندلا سا نظر آنے لگا۔ وہ وہاں سے جانے کے لیے پلٹی۔

"آپی۔۔"

"آیت۔۔"

پکار دعا اور عمر کی تھی۔

مجھے اکیلے رہنا ہے، "وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بامشکل ہی بول پائی۔ "

www.kitabnagri.com

وہ کہتے ساتھ تھکے قدموں سے اپنے کمرے میں آئی تھی۔ دروازہ بند کرتے، وہ دروازے کے ساتھ

پُشت ٹکائے، کچھ دیر آنکھیں بند کیے کھڑے رہی۔ گرم سیال اُس کی آنکھوں سے بہہ رہا تھا۔

تم جیتی ہو بھلا میسم خان کے ساتھ؟؟؟۔۔"

اُن کے پاس تم سے زیادہ اچھے آپشنز ہیں۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

ویسے بھی یہ رشتہ بڑوں کی مرضی سے ہوا تھا کونسا تم دونوں کی مرضی اس میں شامل تھی۔۔۔"

اب ایک تم ہی تو چوائس نہیں ہونا اُس کے پاس۔۔۔"

الفاظ تھے یا خنجر؟ جو سیدھا اُس کے دل میں پیوست ہو رہے تھے۔ اُس نے کانپتے ہاتھوں سے نقاب کو کھینچ اتارا۔ ہلکے گھنگریالے بھورے بال جوڑے میں مقیم تھے۔ وہ روتی ہوئی تھکے ہوئے قدم اٹھاتے بیڈ کی پینٹی پر آکر بیٹھی۔ اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں کی مٹھی بنائے اُس میں جکڑے وہ رو رہی تھی۔  
"اک درد تھا جو اُس میں ٹھہر گیا تھا"

میں نے ناشکری کی، اسی لیے آپ نے اُنہیں مجھ سے دور کر دیا۔ کیا وہ مجھے واقعی چھوڑ گئے؟ کیا میں "واقعی اُن کے لائق نہیں تھی؟ اُن کا ہونا میرے لیے سکون کا باعث تھا۔ تو پھر بھی کیوں وہ مجھے بے سکون کر گئے؟ کیسے کیا؟"، ایک سسکی جو کمرے میں گونجی۔

وہ اب کبھی نہیں آئیں گے نہ؟ چھ سال۔۔۔ چھ سال پہلے بھی وہ گئے تھے۔ پھر اُنہوں نے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا۔ کیا وہ اب بھی ایسا ہی کریں گے؟ جب وہ آئے تھے، تو مجھے بہت غصہ تھا۔ مجھے لگا میں اُن کی طرف دیکھوں گی بھی نہیں، "وہ کسی بچے کی طرح روتے ہوئے سر نفی میں ہلا رہی تھی۔

!.. مگر

## Posted On Kitab Nagri

اُن کو دیکھنے کے بعد مجھ سے اور کچھ دیکھا ہی نہیں گیا۔ مجھے لگا تھا اگر انھیں میری پروا نہیں تو مجھے " بھی نہیں ہے۔ مگر مجھے تو اُن کی فکر تھی۔ اور میں نے دیکھا تھا، اُن کی آنکھوں میں بھی میرے لیے فکر تھی۔ جب ہر خوف سے مجھے وہ باہر لا رہے تھے۔ تو اب کیوں چلے گئے؟ مت آتے، مت تھامتے، میں نہیں وہ آئے تھے۔ تو اُن کو جانے کا حق بھی نہیں تھا۔ اُنہیں یوں نہیں جانا چاہیئے تھا۔ میں ٹوٹ جاؤں گی۔ میں جیسے بھی رہ رہی تھی، رہ تو رہی تھی نہ؟؟ مگر اب کیسے دل کو تسلی دوں؟ کیسے خود کو سمجھاؤں، اگر وہ نہ آئے، " اب اُس کا وجود بے حد لرز رہا تھا۔ اُس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

اللہ میں میں کیسے کیسے رہوں گی؟ یہ تکلیف دہ ہے۔ بہت تکلیف دہ ہے۔ اللہ جی! پلیز مجھے سکون " دیں، مجھے سکون دے دیں، مجھے تھام لیں

" گرنا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا، گر کر اٹھ نہ پانا یہ ایک اہم مسئلہ ہوتا ہے "

اب وہ سینے کو مسلتی اپنی بے ترتیب سانسوں کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئی۔ اُسے سینے میں جلن محسوس ہو رہی تھی۔ مانوں کے کسی نے دہکتا انگارہ رکھ دیا ہو۔

اور پھر آپ کو گرنے کے بعد ہر کوئی تھامنے نہیں آتا، یہ واحد ذات صرف اللہ کی ہوتی ہے۔ جو " وسیلے پیدا کرتا ہے۔ --

## Posted On Kitab Nagri

اللہ آپ نے ہمیشہ مجھے تھاما۔ میں جب جب گری آپ ہی تھے۔ ہمیشہ آپ تھے، جنہوں نے مجھے " تھاما۔ مجھے تنہا نہیں چھوڑا۔ اب بھی آپ ہی ہیں۔ اللہ جی آپ نہیں ہوں گے تو کون ہوگا، جو آپ کی اس بندی کو تھامے؟ اللہ میں ٹوٹ رہی ہوں، مجھے جوڑ دیں۔ میں بکھر رہی ہوں، مجھے سمیٹ لیں "، وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔ اُس کے رخسار گلابی ہو رہے تھے۔ اور پھر سر کو تھامے روتے ہوئے اچانک اُس کی نظر سامنے دیوار پر نسب کیلگیرانی پر گئی۔

غم نہ کر اللہ تمہارے ساتھ ہے۔۔۔ "

اُس کے ٹھیک دائیں طرف ایک اور کیلگیرانی نسب تھی۔

ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔۔۔ "

یہی وہ لمحہ تھا جب وہ بالکل ساکت ہو گئی۔ وہ پتھرائی سی آنکھوں سے اُس کو دیکھے گئی۔

پھر جب اللہ کہتا ہے اے میرے بندے! میں تیری شے رگ سے بھی زیادہ تم سے قریب ہوں۔ تو " پھر وہ نظر بھی آتا ہے اور محسوس بھی ہوتا ہے

ماضی



## Posted On Kitab Nagri

تم ایسی ہی ہو تمھاری وجہ سے ہو اسب۔۔ جان چھوڑ دو میری بیٹی کی۔۔ اُس سے دور رہو۔

ن۔۔نا۔۔ نہیں چچی جان"، بلند آواز میں کہتے وہ اٹھ کر بیٹھی تھی۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھے لمبے " لمبے سانس لیتے بھوری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

م۔ مگر میں نے کچھ نہیں کیا"، زور سے آنکھیں بند کیے کانوں پر ہاتھ رکھے وہ کہے جا رہی تھی۔ کچھ " اذیت بھرے الفاظ تھے، جو اُس کی سماعتوں سے ٹکڑا رہے تھے۔

ابراہیم آپ تو مت روئیں، آپ کو تو مجھے چُپ کروانا چاہیے آپ تو ایسا مت کریں"، عائشہ کی " آنکھیں رونے کے باعث سوجی ہوئی تھیں۔

وہ بہت چھوٹی ہے عائشہ! اُس کا دماغ یہ سب برداشت نہیں کر پائے گا، مجھ پر الزام لگالیتے میں اف " بھی نا کرتا"، ابراہیم دونوں ہاتھوں کو آپس میں پیوست کیے بیٹھے تھے۔ آنسو کسی لڑی کی ماند بہہ رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

جانتی ہوں مگر آپ حوصلے سے کام لیں، یہ دنیا ہے جب یہ آپ کو اپنی لپیٹ میں لیتی ہے تو عمروں کا " لحاظ نہیں کرتی انہیں فرق نہیں پڑتا آپ چھوٹے ہیں یا بڑے۔۔

مگر میری بیٹی بہت معصوم ہے عائشہ، وہ تو ٹھیک سے یہ بھی نہیں جانتی اُس پر بہتان کس چیز کا ہے؟ " میں اُس کا پروٹیکٹر تھا۔ مجھے اُسے پروٹیکٹ کرنا تھا۔ مگر میں نہیں کر پایا، میں ناکام ہو گیا

## Posted On Kitab Nagri

اگر دنیا کی مضبوط ترین چیزوں کا شمار کریں تو اُن میں سے ایک باپ بھی ہوتا ہے۔ اُسے دنیا کی کوئی چیز توڑ نہیں سکتی۔ مگر اولاد کا غم اُس مضبوط شخصیت کو بھی توڑ دیتا ہے۔"

نہیں! آپ ناکام نہیں ہوئے ابراہیم..! آپ نے اپنی بیٹی کو شک کے دائرے میں تنہا نہیں چھوڑا، " آپ اُس کی ڈھال بنے ہیں۔ آپ نے اپنی بیٹی کو پروٹیکٹ کیا ہے۔ آپ اپنے دل سے یہ گلٹ نکال دیں۔ آپ، میں اور امی سب اُس کی ڈھال ہیں۔ سب اُس کے ساتھ ہیں

صحیح کہہ رہیں ہیں آپ مگر۔۔!"، وہ دروازے پر ہوئی ہلکی سی دستک پر خاموش ہوئے۔ " آیت اندر داخل ہوئی۔

میں آجاؤں بابا"، وہ سر جھکائے لب کاٹ رہی تھی۔ "

آئیں نہ۔۔۔! میری پرنسز دروازے پر کیوں کھڑی ہے؟ اندر آجائیں"، وہ ہاتھ پھیلائے مسکرا کر " اُسے دیکھ رہے تھے۔ آنسو اُسے دیکھنے پر مزید اشتیاق سے بہنے لگے تھے۔

آیت نے سر اٹھا کر عائشہ اور ابراہیم کو دیکھا۔ پھر سوسوں کرتی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ابراہیم کے گلے لگ گئی۔

بابا۔۔۔



## Posted On Kitab Nagri

وہ کچھ دیریوں ہی خاموشی سے اُن کے گلے لگی رہی۔

"!..جی بابا کی پرنسز"

وہ اُس کا سر نرمی سے سہلا رہے تھے۔

بابا آپ مت روئیں اور مجھے معاف کر دیں، میں پھر کبھی بھی عدن کے ساتھ نہیں آؤں گی اور وہ "صفحہ! وہ بھی میں عدن کو منع کر دوں گی۔ وہ پھر کبھی نہیں بھیجے گی۔ آپ پلیز ناراض نہیں ہوں"، وہ ابراہیم کے آنسو صاف کرتے ہوئے انتہائی فکر مند سی بولی۔

ابراہیم نے آیت کے ہاتھ بڑی نرمی سے اپنے ہاتھوں میں لیے اُسے باری باری چومہ۔

"میری پرنسز کیوں پریشان ہے؟ بابا تو اپنی پرنسز سے ناراض نہیں ہیں"

تو آپ کیوں رو رہے ہیں؟" وہ سخت پریشان نظر آرہی تھی۔

www.kitabnagri.com

اب نہیں رو رہا"، وہ اپنی انگلیوں کی پوروں سے آنکھیں صاف کرتے کہہ رہے تھے۔

مجھے میری پرنسز ہنستے ہوئے اچھی لگتی ہے اور بابا ماما بالکل بھی اپنے بیٹے سے ناراض نہیں۔ آپ

"!... صرف اپنی سٹڈی پے فوکس کرو، ہم

## Posted On Kitab Nagri

آپ مجھے معاف کر دیں بابا،" وہ کسی مجرم کی طرح سر جھکائے ایک ہی بات پر اٹکی ہوئی تھی۔ اُس کا " دل مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔

نہیں میری جان! آپ معافی مت مانگیں۔ ہمیں تکلیف ہو رہی ہے۔ آپ کی اس میں کوئی غلطی " نہیں، آپ پریشان نہیں ہوں۔ بابا بریو ہیں تو بابا اب نہیں روئیں گے۔ بابا کی پر نسر بھی بریو ہے تو وہ بھی نہیں روئے گی نہ؟؟"، ابراہیم آیت کے پھولے رخسار کو صاف کرتے اُس کے سر پر بوسہ دے گئے۔

" پکا آپ نہیں روئیں گے؟ "

وہ جیسے اس تکلیف میں دوبارہ نہیں مبتلا ہونا چاہتی تھی، جیسے اُسے بے حد تکلیف ہوئی ہو، اپنے بابا کو " ! روتے دیکھ۔۔

ایک بیٹی کے لئے اپنے باپ کی آنکھوں میں آنسو دیکھنا بہت اذیت ناک مقام ہوتا ہے۔ آنسو بھی وہ " جو خود کی وجہ سے آئیں، تو زندگی ایک خسارہ لگتی ہے۔۔

پکا نہیں روو گا،" وہ اب اپنے آنسو صاف کر رہے تھے۔

ٹھیک ہے ماما آپ بھی نہیں؟؟"، وہ عائشہ کی طرف رخ کر گئی۔

!ہمم۔۔

## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے مسکراتے ہوئے آگے ہو کر اُس کے رخسار کو چھوا۔ "

اب آپ دونوں سو جائیں، میں بھی سونے جا رہی ہوں، " وہ ابراہیم کی گود سے اترتے ہوئے بولی۔ "

ٹھیک ہو گیا، " ابراہیم مسکرائے تھے۔ "

جاگتے مت رہیے گا آپ سو جائیے گا، " وہ دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھے ایک بار پھر فکر مند سی کہہ رہی تھی۔

جو حکم میری پر سنز کا..! "، وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے مسکرا کر کہہ رہے تھے۔ "

ایک خواب سی کیفیت تھی، جس سے وہ جاگی تھی۔ وہ ننھی جان خود کو پُر سکون کرنا چاہ رہی تھی۔ گہرے گہرے سانس لیتے، بالوں کو مٹھی میں جکڑے، سر نفی میں ہلاتے، وہ خود اپنی کیفیت کو سمجھنے سے قاصر تھی۔

" خواب کونسا تھا؟ وہ جو حقیقت بن کر سامنے آیا اور گزر گیا یا یہ جو اب تکلیف بن کر ٹھہر سا گیا ہے "

میری وجہ سے بابا کی آنکھوں میں آنسو تھے، " خاموش آنسو رخسار کو بگور رہے تھے۔ وہ شدید اذیت کا شکار تھی۔ اُس دن وہ وہی دیوار کی اوٹ میں کھڑی ہو گئی تھی اور وہ الفاظ جو اُسے نہیں سننے چاہیے تھے۔ وہ اُس نے سُن لیے تھے اور یہ اُسے ایک گہرے اندھیرے میں ڈوبے کنویں میں گرا گئے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

یہ چھوٹا سا واقعہ دوسروں کے لیے ہو سکتا تھا مگر آیت ابراہیم کے لئے نہیں! یہ واقعہ اُس کو زندگی کا اتنا بڑا سبق اُسے اتنی کم عمر میں ہی سیکھا گیا تھا۔

پتا نہیں ہم اپنی سوچ دوسروں پر کیوں مسلط کرتے ہیں؟ جو دوسروں کی زندگیوں سے اُن کی آزادی "کو چھین لیتا ہے"

مجھے مر جانا چاہئے میں زندہ کیوں ہوں؟ ہے نہ اللہ جی! مجھے اب مر جانا چاہئے۔ میری وجہ سے ماما بابا "رورہے تھے۔ میں نے اُنہیں تکلیف دی۔ میں کوئی اچھی انسان تو نہیں ہوئی۔ اللہ جی! دادو کہتی ہیں، جو والدین کو دکھ دیتے ہیں آپ اُن سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ آپ بھی مجھ سے ناراض ہوں گے نہ؟؟"، وہ کھڑکی سے باہر نظر آنے والے آسمان کو دیکھ کر روتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔

اللہ جی مگر دادو یہ بھی کہتی ہیں۔ آپ ہم سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں۔ آپ مجھے ماما "سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں۔ آپ مجھے معاف کر دیں۔ میں آپ کو دکھ نہیں دوں گی۔ اب آپ کے پاس آرام سے رہوں گی۔ آپ اپنے پاس رہنے دیں گے نہ؟ مجھے اپنے پاس بلا لیں، اللہ جی پلیز...!"، وہ اب بستر پر لیتے اپنے ننھے ہاتھوں سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے التجا کر رہی تھی۔

میں سو جاؤں گی تو آپ بلا لیں گے۔ میں اب نہیں روؤں گی۔ اب آپ کو مجھے دیکھ لگے گا میں آنا "نہیں چاہتی مگر یہ دیکھیں میں نے آنسو صاف کر لیے ہیں اب میں نہیں رورہی

## Posted On Kitab Nagri

پھر وہ چند پل یوں ہی لیتی رہی، گرم سیال بھوری آنکھوں سے نکل کر بالوں میں جذب ہو رہا تھا۔

میں رونا نہیں چاہتی اللہ جی مگر مجھے دادو، ماما، بابا اور عمر سب یاد آرہے ہیں۔ میں تو اب آپ کے " پاس آ جاؤں گی تو میں سب سے کبھی نہیں مل پاؤں گی۔ دادو کہتی ہیں، آپ جسے اپنے پاس بلا لیں ہم اُن سے نہیں مل سکتے۔ اب میں سو جاؤں گی تو آپ مجھے اپنے پاس بلا لیں گے۔ تو مجھے اس لیے سب یاد آرہے ہیں۔ میں رو نہیں رہی بس سب یاد آرہے ہیں اللہ جی..! "، وہ پھر کسی جرم کو چھپاتے آنسو کو مٹا رہی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

مجھے رومان کی بھی فکر ہو رہی ہے۔ اُس کا خیال کون رکھے گا؟ وہ تو بہت معصوم ہے۔ اُس کی تو کسی " سے بنتی بھی نہیں، وہ تو میرے علاوہ کسی سے بات بھی نہیں کرتا۔ اُسے کون سنے گا؟ اُس کا خیال کون رکھے گا؟ اُسے وقت پر پانی کون پلائے گا؟ اگر پلائے گا تو میرے جتنی فکر کے ساتھ کون پلائے گا؟ اللہ جی آپ رومان کا خیال رکھیے گا۔ آپ تو سب سے پیار کرتے ہیں نہ! رومان کا بھی خیال رکھیے گا،" وہ اتنی معصوم سی باتیں کر رہی تھی کہ کوئی بھی سنتا تو وہ اس پر روئے یا ہنسے اُسے سمجھ نہیں آتا تھا۔ وہ اپنے رب کے سامنے اپنے ننھے دل کا بوج ہلکا کر رہی تھی۔

" کتنے پیارے ہوتے ہیں نہ وہ لوگ جو اپنے دل کا حال بس اللہ ہی کے سامنے کھولتے ہیں "



## Posted On Kitab Nagri

وہ صبح اٹھی تو مندی مندی آنکھوں سے پورے کمرے کو دیکھنے لگی کہ کہی جنت تو نہیں؟ مگر غور سے دیکھنے پر اپنا ہی کمرہ معلوم ہوا۔

مجھے تو آپ کے پاس ہونا تھا اللہ جی؟ یہ تو میرا کمرہ ہے۔ کہی ایسے تو نہیں آپ نے میرے لیے بلکل " ایسا ہی گھر بنایا ہو جیسا میرا تھا"، وہ سلیپر پہنتی بیڈ سے اٹھی، گھنگریالے بال دوپونیوں میں مقیم تھے۔ جو اس وقت خاصے بکھرے ہوئے تھے۔

وہ آنکھوں کو مسلتی اپنے کمرے سے باہر آئی۔ آہستہ آہستہ زینے اترتے ہی اُسے لاونج میں سے آوازیں آنے لگیں۔ وہ خاموشی سے لاونج کے باہر آکر کھڑی ہو گئی۔ وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ وہ اندر جائے یا نہ؟ کہ پیچھے سے ایک پکار پر وہ پلٹی تھی۔

آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں آیت اندر آجائیں"، یشما پیچھے کھڑی اُسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔ " یشما بچو میں آپ کو نظر آرہی ہوں؟" اُس کی بھوری آنکھوں میں حیرانی ابھری کہ وہ اب کیسے نظر آسکتی ہے۔

" یشما نے بھنویں سکیڑی،" ہاں جی بلکل آرہی ہیں

اوہ!" وہ اُداس ہوئی۔ "

## Posted On Kitab Nagri

"مطلب میں نہیں مری؟"

کیا؟ آپ نے کیا کہا؟"،یشما کو لگا اُس نے شاید کچھ غلط سن لیا ہے۔"

کچھ نہیں بجو میں فریش ہو کر آتی ہوں"، کہتے ساتھ وہ انگلیاں مڑورتی اپنے کمرے کی جانب ہولی۔"

"کیا ہوا یشما؟ آیت کہاں ہے؟ اُس کی آواز آئی تھی"

جی بی جی باہر کھڑی تھی اندر آنے کا کہا تھا میں نے مگر وہ مجھ سے پوچھ رہی تھی میں نظر آرہی ہوں " آپ کو؟؟ پھر منہ میں کچھ بڑبڑاتے وہاں سے فریش ہونے کا کہہ کر چلے گئی"، یشما ایک ہی سانس میں سب بتا گئی۔

طبیعت تو ٹھیک ہے اُس کی؟ رکو میں دیکھ کر آتی ہوں"، عائشہ فکر مند سی اپنی جگہ سے اٹھی۔"

ہاں دیکھ آؤ عائشہ"، صفیہ بی بھی مضطرب نظر آنے لگی تھیں۔"

www.kitabnagri.com

جی میں ابھی جاتی ہوں۔"



## Posted On Kitab Nagri

وہ سارا دن اُداس اور گم سم ہی رہی۔ پھر شام میں وہ اُداس سی صفیہ بی کے پاس آئے، اُن کی گود میں سر رکھے آنکھیں موند گئی۔ یہ اُس کی کمفرٹ جگہ تھی۔ صفیہ بی بھی ہمیشہ کی طرح آیت کے بالوں میں ہاتھ چلانے لگیں وہ جانتی تھیں وہ بے چین ہے۔

دادو! "وہ کافی دیر بعد مدھم سا بولی اتنا کہ صفیہ بی بھی بامشکل ہی سن پائیں۔"

کھڑکیوں سے چاند کی روشنی اندر داخل ہو رہی تھی۔

جی، "وہ جھک کر اُس کے بھورے بالوں پر بوسہ دے گئیں۔۔"

"اللہ آپ سے ناراض ہوں تو آپ کو کیا کرنا چاہیے؟"

وہ مری نہیں تو اُس کے دل پے ایک بوج تھا کہ اللہ اُس سے ناراض ہے اسی لیے اُس کی دعا قبول نہیں ہوئی۔

ہممم! "وہ بات کی نزاکت سمجھ رہی تھیں۔ اُن کی یہ پوتی سب سے مختلف تھی۔ جس کے سوالات بہت گہرے اور الجھے ہوئے ہوتے تھے۔"

جب اللہ آپ سے ناراض ہو تو یہ کریں کہ جس وجہ سے وہ ناراض ہے آپ کو وہ کام دوبارہ کبھی بھی "نہیں کرنا چاہئے، اُس سے بچنا چاہئے"

## Posted On Kitab Nagri

اور؟"، وہ جیسے اس سے مطمئن نہیں ہوئی۔ یہ بات تو طے تھی۔ وہ کام جس میں وہ قصور وار بھی " نہیں تھی۔ وہ اُسے کبھی بھی نہیں کرے گی۔ مگر اُسے جیسے کچھ زیادہ چاہیے تھا۔

اور آپ کو کوشش کرنی چاہیے"، وہ ہنوز اُس کے بالوں میں ہاتھ چلا رہی تھیں۔ " کوشش؟ کس چیز کی دادو؟"۔۔۔

کوشش ایک ایسی چیز ہے، جو اپنے آپ میں بہت اہمیت رکھتی ہے بچے! ہر وہ کام جو بذاتِ خود آپ " کے لیے یاد دوسروں کے لیے اچھا ہو۔ آپ کو اُس کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ کو کوشش بہت " پسند ہے

وہ "برے" سے دور رہنے کی بجائے "اچھے" کے پاس رہنے کی تلقین کر رہی تھیں۔

" اچھا! مگر اللہ کو کون سے کام کی کوشش پسند ہے؟ "

" سب سے پہلے تو آپ کو اپنے دل کو صاف رکھنا چاہیے جہاں اللہ موجود ہوتا ہے "

آپ اپنے دل کو کیسے صاف رکھ سکتے ہیں؟ دادو..!"، وہ روانگی میں سوال کر رہی تھی۔ کھڑکی سے " باہر جھانکو تو بادلوں نے چاند کو اپنی اوٹ میں لیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

ایسے کہ کبھی دوسروں کے لیے برا مت سوچیں، اگر آپ کو کسی کی کوئی بات بری لگی ہے تو آپ اُس " انسان سے بات کریں۔ دل میں بات مت رکھیں۔ ایسے دل میں بُغض آئے گا۔ بدگمانی یعنی کوئی بات جس کا کوئی وجود ہی نہیں وہ آپ کے دل میں آئے گی۔ دل میں اللہ کی محبت رکھنی ہے تو اُس کے بندوں سے بھی محبت رکھو اور دل کو نفرت جیسے الفاظ سے بھی پاک رکھو۔ حسد مت کرو۔ حسد یعنی اگر کوئی چیز کسی کے پاس ہے تو اُس سے خوش ہونہ کہ آپ اُسے دیکھ کر ناخوش ہوں۔ میں، آپ سب ہی بظاہر دیکھتے ہیں۔ یعنی جو ہمیں نظر آئے۔ مگر اللہ ہمارے دل دیکھتا ہے۔ جو کوئی اور نہیں دیکھ سکتا " اور اگر وہی صاف نہ ہو، میلہ ہو، تو یہ تو بہت شرمندگی والی بات ہوگی نہ؟

اور؟؟؟ "، وہ مزید سننا چاہتی تھی۔ "

"! آپ کو پتا ہے "

جنت میں جانے والے لوگوں میں وہ بھی ہوں گے جن کے دل چڑیا جتنے نرم ہوں گے "، وہ اب " مُسکرا کر آیت کو دیکھ رہی تھیں۔

اور جب آپ اپنے دل کو بھی صاف کر لیں پھر اُس کے بعد آپ کو کیا کرنا چاہیے "، وہ سب جان لینا " چاہتی تھی کیونکہ اُسے فکر لاحق تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

امم! یہ "بعد" تو نہیں کہہ سکتے۔ "ساتھ" ضرور کہہ سکتے ہیں۔ آپ کو اللہ کی عبادت کرنی چاہیے۔ " جیسے نماز آپ کی ایسے ہو، جو محض اللہ کے لیے ہو۔ آپ کو اپنی نماز کی فکر ہو کہ آپ کو اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ وہی فکر آپ کا سکون ہو، آپ کا قرآن کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہو۔ آپ کو اگر اللہ کی باتیں سننی ہو تو آپ قرآن کو پڑھیں، اپنی عبادات کو خالص کر لیں، جس میں شک نہ ہو، جو کسی کو دکھانے یا جتانے کیلئے نہ ہو، "وہ خاموش ہوئیں تو واپس سے چاند کی روشنی کھڑکیوں سے اندر داخل ہوئی۔

"تو یہ سب کرنے سے اللہ تعالیٰ مان جائیں گے؟ کیا وہ پھر ناراض نہیں ہوں گے؟؟"

"دل قربان نہ جائے اس معصوم کی فکر کہ اللہ ناراض نہ ہو جائے"

وہ گہرا مسکرائی تھیں۔

اللہ اپنے بندوں سے بہت محبت کرتا ہے میری جان! وہ تو آپ کا صرف دل دیکھتا ہے۔ اگر آپ کو "شرمندگی ہے تو وہ آپ کو معاف کر دیتا ہے۔ اللہ نے اپنی صفات اپنے بندوں میں بھی رکھی ہیں۔ لیکن اُس سے بڑھ کر کوئی رحمن نہیں۔ "وہ غفور ہے" معاف کرنے والا! اُسے ہمارے الفاظ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ تو بس دل دیکھتا ہے۔ یہ تو بس ہم ہیں، جو بظاہر کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے آپ کو ہمیشہ اپنے دل کو نرم رکھنا ہے۔ اسے خوبصورت بنانا ہے۔ اس کو صاف رکھنا ہے۔ اسے میلہ نہیں

## Posted On Kitab Nagri

ہونے دینا"، کہتی وہ خاموش ہوئیں۔ کہتے ہیں وہ بولتے ہیں تو منہ سے پھول جھڑتے ہیں تو یہ کیا یہ صفیہ بی کیلئے لائن نہیں بنی؟

دادو آپ بہت پیارا بولتی ہیں مجھے آپ کی زبان بہت پسند ہے"، وہ اٹھ کر بیٹھی اور اُن کے ہاتھوں کو "اپنے ہاتھ میں لیے اُس پر باری باری بوسا دیا۔

اس کو جب بھی کسی کی بات اچھی لگتی تھی۔ تو وہ ہمیشہ یو نہی بولا کرتی کہ مجھے آپ کی زبان بہت پسند ہے نہ کہ یہ مجھے آپ کا بولنا بہت پسند ہے۔

!.. وہ آیت ابراہیم تھی، وہ ایک مشکل پہلو تھی

!.. ہر کسی کی سمجھ میں نہ آنے والا ایک مشکل پہلو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

-----

یہ صبح خوشگوار تھی۔ موسم بہار اپنے رنگ ہر سو بکھیرے ہوا تھا۔ پھول کھلے ہوئے تھے۔ دور دور تک سبز زار پھیلا تھا۔ یہ ہلکی سی ٹھنڈ، خوشبو سے بھری ہوائیں، آسمان میں اڑتے پرندے، زمین پر چلتے

## Posted On Kitab Nagri

لوگ حتی کہ ہر شے چمک رہی تھی۔ خوشیوں کے رنگ سب کے چہروں پر عیاں تھے۔ ایسے میں یہ صبح جب دوپہر میں پلٹی تو ارسن جہانگیر کالج سے واپس خوش باش آتے اپنے کمرے میں آیا۔ سلیقے سے اپنا بیگ، اپنی ٹائی، اپنے جوتے اُن کی جگہ پر رکھے۔

ارسن جہانگیر اپنے خاندان میں باتھذیب سلیقہ مند اور اپنی مسکراہٹ سے پہچانا جاتا تھا۔ وہ مسکرا کر سب سے بات کرنا، خود پر فرض سمجھتا تھا۔ شاید وہ جانتا تھا وہ مسکراتا کتنا حسین لگتا ہے۔ انگور کے رنگ کی طرح اُس کی آنکھیں اپنے اندر کھٹاس اور مٹھاس دونوں سمیٹے ہوئے تھیں۔ فریش ہوتے جینز کے اوپر بٹنوں والی شرٹ پہنے، اب وہ جو گرز پہن رہا تھا۔ اپنے بالوں کو نفاست سے سیٹ کرتے وہ نیچے کی جانب بڑھا۔

امی میں دادو سے ملنے جا رہا ہوں، "وہ لاؤنج میں بیٹھی کشمالہ کو بتا کر صدر دروازہ عبور کر گیا۔ دادو کے ساتھ ساتھ وہ کسے ملنا چاہتا تھا۔ یہ تو بس اُس کا دل ہی جانتا تھا۔

وہ سب سے مل کر اُن کے ساتھ بیٹھا ڈانٹنگ ہال میں کھانا کھا رہا تھا۔ ساتھ ہی ہلکی سی مسکان کے ساتھ سب سے باتیں بھی کر رہا تھا۔ مگر وہ بھلے ہی سب کو اپنی سناتا تھا۔ مگر ایک وجود تھا، جس کو وہ سننا چاہتا تھا۔ مگر وہ تو آج بالکل ہی گم سم سی زبان کو کفل لگائے بیٹھی تھی۔ جیسے کسی نے اُس کے تھوڑے بہت الفاظ بھی چرا لیے ہوں۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ بہت بولنے والی تھی۔ مگر وہ ایسے بھی نہیں تھی کہ سب کی موجودگی سے فراموش وہ اپنی دنیا میں اکیلی رہے۔ ارسن بے چین ہوا، اُسے اُس کی خاموشی اچھی نہیں



## Posted On Kitab Nagri

لگی۔ وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ آیت ابراہیم نے پلٹا کھایا تھا۔ یک دم یہ بدلاؤ وقت کے ساتھ مزید گہرا ہونا تھا۔ اُس نے دُنیا سے تو کیا خود سے بھی منہ موڑ لینا تھا۔

دادو کچھ ہوا ہے، "اُس نے جھک کر اُن سے سرگوشی کی۔ جبکہ نظریں آیت پر مرکوز کیں۔ "

نہیں بس اُس کے پیپر زہیں۔ اُسی کی وجہ سے سیریس ہے، "وہ کچھ سمجھ کر بولیں۔ "

ہممم! اچھا، "اُسے یہ جواب جیسے ہضم نہیں ہوا۔ "

وہ سیدھا ہوتا پانی پینے لگا۔ اُس کا دل اداس ہوا تھا۔ اب اُس کو مزید بھوک نہیں تھی اور وہ اس بات سے بھی انجان تھا۔ اُس کی بھوک منتشر ہونے والی ہے۔ اُس کی مسکراہٹ جس سے اُسے پیار تھا، جسے وہ فرض سمجھتا تھا، زیر ہونے والی ہے۔ اور پھر اس بات سے انجان کچھ وقت وہ بعد ہمیشہ کے لیے اسے خود پر حرام کر دے گا۔

وہ گھر آ کر اپنی اکیڈمی چلا گیا۔ وہاں سے واپسی پر اُس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔ رات کے ڈنر پر بھی وہ باہر نہیں نکلا۔ اُس کا کہنا تھا اُسے بھوک نہیں۔ ابھی بھی وہ بیڈ پر لیٹا چھت کو یک ٹک دیکھ رہا تھا کہ نور کمرے میں دبے پاؤں داخل ہوئی۔ وہ اس قدر غائب دماغ تھا کہ اُسے نور کی موجودگی بھی اپنے ہول سے باہر نہیں لے کر آئی۔

ہو...!" وہ پاس آتے بلند آواز میں چلائی۔ "

## Posted On Kitab Nagri

" وہ چونکا مگر ڈرا نہیں "

کیا بھائی! بندہ اگلے بندے کا دل رکھنے کیلئے ہی ڈر جاتا ہے "، نور نے منہ کے زاویے بگاڑے کہا۔  
" وہ ہلکا سا مسکراتا اٹھ کر بیٹھا۔

کیسا رہا آج کا دن؟ "، وہ اُس کا ہاتھ پکڑتا اُسے اپنے پاس بیٹھا گیا۔ نور اور ارسن میں پورے سات سال کا فرق تھا۔

" بیسٹ اور آپ کا؟ "

ٹھیک! تھکا دینے والا "، وہ اُس کی بلی سی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔ نور کے نقوش ارسن سے مختلف تھے۔ ارسن کے نقوش نہال پر تھے۔ مگر نور اور ماہا کے نقوش اپنے والدین پر تھے۔

اوہ! اچھا آپ نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟ آپ کو ڈر تو نہیں میرے جتنے موٹے ہو جائیں گے "، وہ اپنی صحت کو خود ہی نشانہ بنا رہی تھی۔ اُسے ہمیشہ سے ماہا آپی کی طرح سمارٹ دکھنا تھا۔

بلکل بھی نہیں اور آپ موٹے تو نہیں ہو آپ کیوٹ ہو "، وہ اُس کے نرم پھولے رخسار کو کھینچتا بولا۔

" سب کیوٹ بولتے رہتے ہیں مگر مجھے سمارٹ دکھنا ہے "



## Posted On Kitab Nagri

وہ ناک سکیڑے بولی۔ جیسے اُسے خود کا کیوٹ کہا جانا کچھ خاص پسند نہ ہو۔ ویسے بھی دوسروں کی تھالی میں لڈو ہمیشہ بڑا ہی لگتا ہے۔ نور جہانگیر کو تو خیر سے مزے کا بھی لگتا تھا۔

ہممم! وہ بھی ہو جائیں گی ابھی تو آپ بہت چھوٹے ہو۔۔۔

او فو! اُس نے اپنے سر پر چیٹ لگائی، اب میں چھوٹی نہیں ہوں بھائی، اب میں بڑی ہو گئی ہوں یہ " دیکھیں۔۔۔" وہ کمرے میں موجود بک شلف تک گئی پھر ایڑیاں اوپر اٹھاتے اُس نے ایک کتاب کو اٹھایا۔

دیکھیں! "، وہ واپس پلٹے کتاب لہراتے ارسن کو دیکھا رہی تھی یا شاید جتا رہی تھی۔

میں چھوٹی نہیں ہوں اب مجھے کتاب اٹھانے کے لیے کرسی کی ضرورت نہیں پڑتی، " اُسے سمارٹ " دکھنے کے ساتھ ساتھ لمبا بھی دکھنا تھا۔

اوہ! کیا بات ہے، آپ تو واقعی چھوٹی نہیں رہیں یہ تو بہت اچھی بات نہیں ہو گئی؟ "، وہ جو اُس کے " کندھے سے بھی نیچے تک آتی تھی۔ اُس کی حوصلہ افزائی کرنے لگا۔ وہ اُس کا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا۔ بلکہ وہ کسی کا بھی نہیں توڑنا چاہتا تھا۔ یہ جانے بغیر اُس کا اپنا دل کرچی کرچی ہو گا۔ اُس کا اپنا دل ٹوٹے گا اور وہ اسی زخمی دل کے ساتھ جیے گا۔

وہ کھکھلا اٹھی تھی پھر واپس سے وہ کتاب رکھتے، اُس کے پاس جا کر بیٹھی۔

## Posted On Kitab Nagri

اچھا یہ بتائیں دادو گھر کچھ ہوا ہے؟ میں آج ملنے گیا تو کچھ عجیب سا لگا، وہ کچھ سوچ کر بولا۔ "

ہاں نہ۔۔ آپ نے یاد کرادیا میں یہ ہی تو بتانے آئی تھی، اُس کو اپنا مین کام یاد آیا۔ "

دادو گھر لڑائی ہوئی ہے فریحہ بچو! وہ جو سفید بالوں والی ہے نہ دادو گھر، اُنھیں دادو نے نکال دیا۔ سکینہ "

" چچی اُن سے بھی لڑائی ہوئی ہے

نور جہانگیر خاندان میں اپنی ہر خبر پر نظر کی وجہ سے مشہور تھی۔ وہ اتنی چھوٹی عمر میں بھی بڑوں کی سکرٹ باتوں سے آگاہ ہوتی تھی۔ مشہور ہے! دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ مگر یہاں نور جہانگیر کے بھی کان ہیں، سب میں یہ مشہور تھا۔ اور وہ جب تک کوئی پتا چلنے والی نئی بات کسی کے گوش گزار نہیں کر دیتی تھی۔ اُسے اپنی بلوچو کلیٹ ہضم نہیں ہوتی تھی۔

مگر کس وجہ سے؟"، اُس کی بھنویں سمٹی۔ "

وہ آیت ہے نہ! اُسے کچھ کہا ہے اور حور! اُس نے جھوٹ بھی بولا کہ اُس نے آیت کو سکول سے " عدن کے ساتھ جاتے نہیں دیکھا اور یہ بات مجھے خود حور نے بتائی ہے، " وہ ہاتھ جھلا کر بڑے رازدارانہ انداز میں بتا رہی تھی۔

مگر جھوٹ کیوں بولا اُس نے، " وہ کچھ کچھ معاملہ سمجھ گیا تھا۔ "

" او فو! چچی نے کہا تھا کہ اگر تم سے کوئی کچھ پوچھے تو کہنا مجھے معلوم نہیں "

## Posted On Kitab Nagri

"تو اُس نے آپ کو اب کیوں یہ بات بتائی؟"

کیونکہ وہ پریشان تھی تو اُس نے مجھ سے پوچھا اگر آپ جھوٹ بولو تو کیا ہوتا ہے؟ تو میں نے اُسے کہا، "دادو کہتی ہیں۔ جو جھوٹ بولتا ہے، اُس کی زبان گندی ہو جاتی ہے اور مجھے اس وقت تمہاری زبان گندی لگ رہی ہے"

وہ بے اختیار ہنسا۔

آپ نے ایسے کہا؟"، وہ اپنی دس سالہ بہن کا ہنر دیکھ رہا تھا۔ جو اپنے سے بڑے کو بھی آڑے ہاتھوں لے سکتی تھی۔

بلکل پھر کیا ہوا گیس وٹ؟ چلے رہے دیں، رہنے دیں۔ میں بتاتی ہوں"، وہ اپنے ننھے ہاتھ کسی سیانے کی طرح لہرا کر بولی۔

Kitab Nagri

اور یہاں ار سن جہانگیر کی مسکراہٹ اور بھی گہری ہوئی۔

پھر اُس نے سب بتا دیا کہ کیسے اُس نے جھوٹ بولا۔ وہ کتنا ڈری ہوئی تھی؟ مگر وہ کیا کرتی؟ اُس کو تو "چچی نے بولا تھا نہ! اور ہاں دادو بہت زیادہ غصے میں تھیں۔ عائشہ چچی بہت رورہی تھیں۔ ابراہیم چاچو اُن کی یہاں!، اُس نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھے، بلیو اور ہاں گرین گرین سی چھوٹی سی رسیاں نظر آرہی تھیں"، آخر میں وہ ذرا گھبرا کر بولی اُس کے فیورٹ چاچو تکلیف میں جو تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

کیا پکی بات ہے، چچی نے حور کو کنوئیں کیا؟ "وہ تصدیق چاہتا تھا۔"

اونو بھائی! میں بھلا کچی خبریں لاتی ہوں؟ پکی ہی خبر ہے یہ "وہ زرا خفگی سے بولی۔"

"ٹھیک! خیر اب آپ یہ بات کہی نہیں کریں گی میں خود امی سے بات کروں گا، ٹھیک ہے؟"

اوکے میں چُپ رہوں گی آپ کے سوا کسی سے بات نہیں کروں گی! پرومیں "وہ اپنا سر زور زور سے ہلاتے اُسے یقین دلارہی تھی کہ وہ ماہا آپ کے علاوہ کسی کو نہیں بتائے گی۔"

"ہوں! ٹھیک ہے اب جائیں، آپ کو صبح سکول بھی تو جانا ہے"

ٹھیک ہے آپ کچھ کھالیں پھر سو جائیے گا "وہ ارسن کے بال بگاڑتی کھڑی ہوئی۔"

اوکے ہو گیا "وہ بھی مسکرا دیا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ جاتے جاتے مڑی تھی۔

"بھائی"

"ہوں"

"کیا آپ کو کبھی کسی نے کہا ہے آپ کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے؟"

ارسن نے آنکھوں کو بند کر کے کھولا جیسے کہہ رہا ہو ہاں بہت سونے کیوں کیا ہوا؟؟؟ "۔"

## Posted On Kitab Nagri

پھر تو آپ کی بہت ساری گرل فرینڈز کے ساتھ ساتھ بوئے فرینڈز بھی ہوں گے؟ "وہ آنکھوں میں " اشتیاق لیے پوچھ رہی تھی۔

وہ ہڑبڑایا۔

" استغفر اللہ! آپ نے یہ کہاں سے سنا؟ "

میری فرینڈ ہے نہ کوئل! وہ کہہ رہی تھی اُس کی بڑے والی جو بہن ہے نہ؟ جو اس دروازے جتنی " ہے۔ وہ بہت خوبصورت ہے۔ اُس کی بھی آنکھیں اور سائل آپ کے جیسی بہت پیاری ہیں اُن کے " بہتت سارے۔۔

وہ ہاتھوں کو لمبا کر کے بتا رہی تھی۔

بس بس..! میں سمجھ گیا آپ ادھر آؤ میرے پاس"، اُس نے اُسے پیچ میں ٹوکے ایک ٹھنڈی آہ " بھرتے اپنے پاس بلایا۔

www.kitabnagri.com

آپ نے یہ بات کتنوں سے پوچھی ہے؟"، وہ جانتا تھا وہ پہلا تو نہیں ہو گا جس سے وہ پوچھ رہی ہو گی۔ " ! آپ ہی ہیں بھائی "

اُس نے مشکوک نظروں سے نُور کو دیکھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"پکا! بس آپ سے ہی پوچھا ہے"

مجھے ایک بار دادو نے بتایا تھا، اُس نے بولنا شروع کیا، کہ ایک لڑکا اور لڑکی کبھی دوست نہیں بن سکتے۔ ایک حدود ہے جو ہمارے درمیان ہمیشہ قائم رہنی چاہیے، یہ بات تو طے تھی اس خاندان کے تمام بچوں کو اتنی بات اپنے والدین کی بھی نہیں سمجھ آتی تھی۔ جتنی انہیں اپنی دادو کی آتی تھی۔ خاص طور پر آیت ابراہیم اور ار سن جہانگیر یہ وہ دونام تھے۔ جن کی اپنی دادو کی بات کے آگے کوئی بات نہ ہوتی تھی۔

مگر ہم دوست کیوں نہیں بن سکتے؟"، وہ اُداس ہوئی۔"

ہم دوست بن سکتے ہیں مگر ہم جنہیں نہیں جانتے یا وہ ہمارے لیے نامحرم ہوں وہ نہیں بن سکتے محرم "

"آپ کے لیے میں، بابا، چاچو، ماموں یا بڑے پاپا ہوں! بس وہیں ہوتے ہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تو کیا میں اپنے بوائے کلاس فیلوز سے روڈ بات کروں؟"

کس نے کہا روڈ بات کرو؟ آپ اُن سے کام کی بات کریں کوئی مسئلہ نہیں۔ ویسے بھی آپ کلاس میں سب سے ایک جیسے ہی بات نہیں کر پاتے۔ آپ صرف اپنے دوستوں سے آرام دہ حالت میں بات کرتے ہیں۔ تو اُن سے اگر کوئی کام ہے یو شوڈ ڈوبٹ یو شوڈ پوٹ یور بیہوئر نور مل نوٹ سٹرکٹلی نور فرینکلی۔"



## Posted On Kitab Nagri

بچوں کو سمجھانا جتنا مشکل ہوتا ہے۔ اتنا ہی آسان بھی ہوتا ہے۔ ان کے ننھے دماغوں میں بہت جلد " باتیں فٹ ہو جاتی ہیں

امم! میں سمجھ گئی"، وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلارہی تھی۔ اُسے اب شرمندگی محسوس ہوئی۔ " شاید اُسے یہ بات کم از کم اپنے بھائی سے تو نہیں کرنی چاہیے تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

Posted On Kitab Nagri  
whatsapp \_ 0335 7500595

گڈ مزید آپ کو اپنی کمپنی بہت وائزلی چوز کرنی چاہیے۔ یہ بالکل ایسے ہے، جیسے کوئی رنگ آپ " تھوڑے سے پانی میں ڈالو تو پورا پانی اُسی رنگ کا ہو جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا میں اس پانی کے حصے میں نہیں گھلوں گا۔ یہ بہت شفاف ہے۔ اور اگر آپ نے اپنی کسی دوست میں کوئی بات ایسی دیکھی ہے۔ جو نہیں ہونی چاہیے، تو آپ کو اُس سے کمیونیکٹ کرنا چاہیے۔ ناکہ ارگیو، کیونکہ ارگیو کے لئے تو پوری " ! دُنیا پڑی ہے۔ آپ دوست بنے، دُنیا نہیں۔۔

وہ بہت غور سے ار سن کو سُن رہی تھی۔

اگر آپ دوست ہو تو آپ پر فرض ہے۔ آپ اُسے اُس کے غلط پرو روکیں۔ آپ دوست ہو تو چاہے " پوری دُنیا اُسے اُس کے غلط پر چھوڑ جائے، مگر آپ آخری بھی ہوں تو اُس کے صحیح تک اُس کے ساتھ رہیں۔ اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو بھلے سے اُسے چھوڑ دیں، مگر پھر خود کو کچھ بھی کہہ لیں بس دوست کبھی مت کہیں۔"

" ! سو تھینک اباؤٹ گڈ تھنگز اٹس گڈ فور یور ماسنڈ اینڈ ہیلتھ۔۔ "

نور اپنے ننھے ہاتھوں کو اُس کی گردن کے گرد نرمی سے جمائل کر گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

دادو کے بعد آپ سب سے اچھا سمجھاتے ہو۔ مینز مجھے اپنے سائنس سبجیکٹ کے لیکچرر جیسی " بوریت نہیں ہوتی

اوہ! ریٹلی؟ "، وہ اُس کے بال بگاڑتا مسکرایا "

" ایس "

چلیں مجھے سن کر اچھا لگا اب جاؤ اور آرام سے سو جاؤ ورنہ نیند خراب ہو گئی تو دوبارہ مشکل سے آئے " گی

" اوکے گڈ نائٹ "

گڈ نائٹ! "، وہ کہتے دروازہ کھولے کمرے سے باہر نکل گئی۔ "

وہ اُس کے جانے کے بعد پھر سے اُداس ہوا۔ اُسے تھوڑا بہت سمجھ آ گیا تھا کہ کیا معاملہ ہے؟ تھوڑا جو باقی تھا، اُسے وہ امی سے بات کر کے معلوم کرنا تھا۔ وہ آنکھیں بند کیے بیڈ پر لیٹ گیا۔ نہ جانے کس پہر نیند غالب ہوئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

اگلے روز ارسن جہانگیر کالج سے واپسی پر دادو کے پاس جانے کی بجائے کشمالہ کے پاس آیا۔ وہ اُس کا چہرہ دیکھ سمجھ گئی تھیں کہ کوئی بات ہے جو اُسے پریشان کر رہی ہے۔

مجھے تھوڑا بہت علم ہوا ہے امی، "اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ بات کہاں سے شروع کرے۔"

چچی نے کیا کیا، فریجہ بجو، اُن کو دادو نے نکال دیا، وہ ٹھہر ٹھہر کر بات کر رہا تھا، مجھے مکمل بات تو نہیں پتا مگر میں یہ بات جانتا ہوں کہ آیت اپنی دوست کے ساتھ ہی آئی تھی۔ امی حور نے چچی کے کہنے پر جھوٹ بولا۔ آپ کو دادو کو یہ بات بتانی چاہیے، "لہجہ غیر آرام دہ سا تھا۔

"بیٹا! سب کو اس بات کا علم ہے"

ارسن نے بے چین ہو کر پہلو بدلا۔

تمہاری چچی کو تو اللہ ہدایت دے اُس نے بس موقع کا فائدہ اٹھایا ہے۔ اللہ جانے وہ حور کی طرف سے آنکھیں کیسے بند کر گئی؟ یہ کیسے نہ سمجھی اُس کی خود کی بیٹی، اُسی کی عمر کی ہے۔ اُسے جھوٹ بولنا بھی سیکھا دیا۔ ابھی اُسے یہ سمجھ نہیں آ رہی اُس نے کیا کیا ہے مگر وقت اُسے سب سمجھا دے گا، "وہ بھی رنجیدہ نظر آ رہی تھیں۔

امی! کیا سب کو پتا ہے؟"، اُسے جیسے تشویش ہوئی۔"

## Posted On Kitab Nagri

تو پھر چچی سے بات کیوں نہیں کی؟ اُنہیں سمجھایا کیوں نہیں؟ "، وہ اپنی عمر کے مطابق بات رکھ رہا " تھا۔

کی ہے بچے! کی ہے۔ آپ کو لگتا ہے امی ایسے ہی جانے دیتی؟ تمہاری چچی سے سخت ناراض ہیں دادو، " اُنہیں اس بات کا بہت دکھ ہے کہ اُس نے حور سے جھوٹ بلوایا ماں تو اولاد کے لیے خود گڑھے کبھی نہیں کھودتی

!ہاں نہیں کھودتی، مگر! بغض، حسد، کینہ آپ سے سب کروا لیتا ہے۔۔

کچھ دیر ہوا میں سکوت چھایا، آس پاس کی بے جان چیزیں بھی گویا گہری خاموشی میں تھی۔ وہ بھی کچھ دیر خاموش ہی رہا۔

اس کے علاوہ کیا بات ہوئی ہے امی؟ مجھے بتائیں؟ یہ بات اتنی بھی بڑی نہیں کہ آیت بلکل ہی " خاموش ہو جائے بلکہ وہ کل بہت گرم سم تھی ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھا رہی تھی

ہوا میں تحلیل سکوت ٹوٹا تو کشمالہ نے گہرا سانس لیا اور پھر سارا معاملہ اُسے بتایا، وہ کچھ لمحے سکتے میں رہا تھا۔ کوئی کیسے اتنی چھوٹی بچی پر شک کر سکتا ہے؟ اگر کر رہا ہے تو کیسے الزام لگا سکتا ہے؟ اگر الزام لگا رہا ہے تو کیسے وہ اُس میں باتوں کی ملاوٹ کر کے اُس وجود پر جو ابھی پورے بارہ سال کا بھی نہیں ہوا کیسے کیسے اُس پر تہمت لگا سکتا ہے؟

## Posted On Kitab Nagri

وہ جو بھی ہو سکتا ہے مگر کم از کم کوئی اپنا نہیں ہو سکتا۔ "

یہ زیادتی ہے امی! فریحہ بجو اور چچی نے بہت غلط کیا۔ غلط بھی نہیں۔۔ یہ زیادتی ہے، گناہ ہے۔ کسی پر " تہمت لگانا، وہ ابھی ٹھیک سے جانتی بھی نہیں کہ وہ کٹھرے میں کیوں کھڑی ہے۔ مگر جب وہ بڑی ہو گی، باتوں کو سمجھے گی اُسے بہت اذیت ہوگی امی "، اُس کے شفاف ماتھے پر فکر کی لکیریں ابھری۔ وہ بے حد بے چین نظر آ رہا تھا۔

میں جانتی ہوں ار سن مگر وقت سب ٹھیک کر دے گا۔ ہم سب اُس کے ساتھ ہیں۔ سپورٹ کرتے " ہیں۔ وہ ٹھیک رہے گی بچے! آپ پریشان نہ ہو، وہ کچھ دنوں میں نارمل ہو جائے گی "، وہ اُس کی فکر کو کم کرنے کو بولیں۔

وہ جانتی تھیں، ار سن جہانگیر کو شروع ہی سے آیت ابراہیم سے ایک خاص قسم کی انسیت رہی ہے۔ وہ تب تک بے چین رہے گا، جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی۔ مگر! کشمالہ اس بات سے انجان کہہ رہی تھیں۔ وہ تو بس اسی وقت میں قید ہو کر رہ جائے گی سب ٹھیک ہو کر بھی ٹھیک نہیں رہے گا۔

آئی ہو پ سو امی! "، لاونج میں موجود چیزیں بھی ار سن کی طرح اُداس ہوئیں۔ "

" انسان خود سو گوار ہو تو آس پاس کی ہر چیز بھی ویسی ہی لگتی ہے۔ "



## Posted On Kitab Nagri

حور نے آیت سے معافی مانگ لی تھی۔ بقول اُس کے وہ ڈر گئی تھی۔ اِس لیے جھوٹ بول دیا۔ وہ اُسے ..! معاف کر دے اُسے شرمندگی ہے بہت

ایسی شرمندگی کہ اُس نے گھر میں ہوئی ساری باتیں اپنے سکول فرینڈز کے سرکل میں کیں۔ اور اُنہوں نے آگے اپنے دوسرے دوستوں کے سرکل میں کیں۔ اور اِس طرح پوری کلاس کو یہ بات معلوم ہوئی۔ اب اس میں بھلا حور کا کیا ہی قصور؟؟

آیت کو اِس کے بعد بے حد عجیب نظروں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس وقت میں اُس کی دوست عدن بھی اُس کے ساتھ نہیں کھڑی ہوئی۔ ایک بات اُس نے بس یہ کہہ کر ختم کی "ایک خط ہی تو تھا سب اتنا اور ری اکٹ کیوں کر رہے ہیں" بات اُس کی ٹھیک تھی، مگر آیت یہ بات کسی کو نہ بول پائی۔ کیونکہ ..! وہ مجرم کی طرح کٹھرے میں لائی گئی تھی ناکہ کسی ملزم

www.kitabnagri.com

..! اُسے افسوس ہوا تھا

!بے حد افسوس۔۔

ایک طرف اس کی وہ دوست جس کو وہ کافی سالوں سے جانتی تھی۔ دوسری طرف اُس کی چچا زاد ہم راز، ہم عمر دوست، جس کے ساتھ اُس نے ہنسا تھا، کھیلا تھا۔ مگر جب اُسے زندگی نے رُلا یا تو اُسے تب

## Posted On Kitab Nagri

بھی ساتھ ہونا چاہیے تھانہ؟ مگر یہاں وہ ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ وہ خود رانے والوں کی فہرست میں کھڑی تھی۔

" جب اعتبار ٹوٹ ہی جائے تو پھر کتنا بچ گیا یا کتنا گنوا دیا؟ اس سے بھی فرق پڑنا بند ہو جاتا ہے "

اور پھر آیت نے اُسے معاف کر دیا تھا۔ اُسے اپنے دل کو نرم بنانا تھا۔ نرم کرنا تھا۔ اُسے معاف کرنا تھا۔ اُسے ایسا دل بنانا تھا، جو اللہ کو پسند ہو۔

اس سب کے بعد آیت نے اب پہلے سے زیادہ خاموشی اختیار کر لی تھی۔ عدن سے دوستی تو اُس کی ابھی بھی قائم تھی۔ مگر وہ بات نہ رہی، رہ بھی نہیں سکتی تھی۔ وہ ختم کرنے والوں میں سے نہیں تھی۔ وہ اُن میں کبھی بن ہی نہیں سکتی تھی۔ وہ ختم کرنے سے ڈرتی تھی۔ وہ دوسروں کے بقول عجیب بنتی جا رہی تھی۔ چُپ رہنا، کسی ٹیچر کے بلانے پر سہم جانا، وہ لڑکوں سے تو کیا لڑکیوں سے بھی دور رہنے لگی تھی، حتیٰ کہ اگر اُس سے کلاس ورک کے درمیان کوئی سوال پوچھا جاتا تو وہ اُس کا اب کبھی جواب نہیں دیتا جن کے جواب اُسے معلوم بھی ہوتے، I دے پاتی تھی۔ ایسا نہیں اُسے آتے نہیں تھے۔ بعض وہ اُن کے جواب دینے سے بھی گریز کرتی۔ کچھ پوچھنے پر وہ بس خاموشی سے کھڑی ہو جاتی۔ وہ ڈرنے لگی تھی، خوفزدہ ہونے لگی تھی، ہاں وہ اب ہر سوال سے خوفزدہ ہونے لگی تھی۔ اُسے لگتا تھا، اگر جواب اگلے کی مرضی کا نہ دیا تو وہ اُس پر الزام لگا دے گا۔ اُس کو غلط کہے گا۔ پھر وہ چاہے ٹھیک ہی کیوں نہ بتا رہی ہو۔ دن تیزی سے گزر رہے تھے۔ اُس نے اپنا سیونٹھ سٹینڈرڈ پاس کر لیا تھا۔ وہ پوزیشن لائن میں

## Posted On Kitab Nagri

رہنے والی بچی محض پاس ہوئی تھی۔ گھر میں سب تھوڑا پریشان ہوئے مگر سب نے اُسے ہلکا پھلکا ہی لیا۔ اُسے بالکل پہلے کی طرح ہی ٹریٹ کیا۔ وہ محسوس نہ کرے! اس کے پاس ہونے کی خوشی میں اُسے اُس کی پسندیدہ جگہ پر ابراہیم لے کر گئے تھے۔ رات کو اُس کی ہی پسندیدہ جگہ سے ڈنر بھی کروایا۔ اُسے یہ جگہ بہت پسند تھی۔ اونچے پہاڑ، ٹھنڈی ہوائیں اور پھر نظر آنے والا پورے شہر کا منظر! وہ بے حد خوبصورت تھا۔ وہ بے حد خوبصورت دکھائی دیتا تھا۔

سب نے اُسے بالکل محسوس نہیں ہونے دیا، وہ اس سال اچھا فارم نہیں کر پائی۔ وہ اُس کے ذہنی تناؤ سے واقف تھے۔ وہ سارے وقت میں معمول سے زیادہ خاموش رہی، سب چیزوں سے وہ خاصی بیزار لگ رہی تھی۔ اُسے یہ منظر، اُس کی پسندیدہ چیزیں بھی اچھی نہیں لگ رہی تھیں "جب آپ کے اندر تاریکیاں بسیرا کرنا شروع ہو جائے تو آپ کو اپنی پسندیدہ چیزیں بھی ویران ہی نظر آتی ہیں" اگر کوئی اُس سے کچھ پوچھ لیتا "تمہیں بوریت تو نہیں ہو رہی؟ تم انجوائے تو کر رہی ہو نہ؟ کہیں اور جگہ جہاں جانا چاہو؟؟" تو اُس کا "ہاں اور نہیں" یک لفظ جواب ہوتا۔ مانو جیسے اُس کا دل جیسے ان سب چیزوں سے مر گیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

اس کے بعد ارسن اب روز کی بجائے ہفتے میں ایک بار ہی ابراہیم ہاؤس میں چکر لگاتا۔ ایسا نہیں وہ آنا نہیں چاہتا تھا یا اُس کی مصروفیات مزید بڑھ گئی تھیں۔ مصروف تو وہ خاصہ پہلے بھی ہوتا تھا۔ مگر اُس نے اُس کے رویہ کو محسوس کر لیا تھا۔ بظاہر تو وہ ٹھیک نظر آتی مگر وہ اب جب بھی گھر میں اِس کی موجودگی کو محسوس کرتی تو نا محسوس انداز میں وہ وہاں سے اٹھ کر چلی جاتی۔ حتیٰ کہ اگر وہ کھانے پر موجود ہوتا تو وہ کھانا کھانے ہی نہیں آتی تھی۔ اُسے شروع شروع میں یہ صرف اتفاق لگا مگر یہ بعد میں غلط ثابت ہوا۔ اُسے یہ چیز اندر سے کھانے لگی کہ وہ اُس کی موجودگی سے خوف کھانے لگی ہے۔ مگر کیوں؟؟ یہ اُس کے لیے آج کل سر درد بنے ہوئے تھا۔

مگر ایک اور انکشاف اُس پر ہوا اور یہ اُسے اپنے وجود پر بھاری لگا۔ وہ واحد نہیں تھا، جس کی موجودگی اُسے پریشان کرتی تھی۔ بلکہ وہ گھر میں آئے ہر فرد سے خار کھانے لگی تھی۔ اُس کی خوبصورت بھوری آنکھیں اب سیاہ ہونے لگی تھیں۔ وہ وقت کے ساتھ بدل گئی تھی۔ مگر آیت کو یہ چیزیں نارمل ہی لگتی۔ مگر کسی اور کو اُس میں واضح نظر آرہی تھیں۔ وہ اُس بات کو اُس پل کو بھول گئی کیونکہ وقت نے ایک چادر اُس پر چڑھادی تھی۔ بالکل اُس کے اپنے وجود کی طرح۔۔

پہلی آیت تو کہی کھو گئی تھی۔ گم ہو گئی تھی۔ کہی وقت میں ہی دفن ہو گئی تھی۔ یہ تبدیلی یک دم نہیں آئی بلکہ سیج سیج کر اُس میں منتقل ہوئی۔ وہ خود اس سے انجان تھی۔ اُسے اب ایسے رہنا سکون دیتا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

ار سن نے اسی لیے آنا جاناکم کر دیا، آتا تھا تو بات نہیں کرتا تھا۔ شروع شروع میں جب وہ اُسے مخاطب کرتا وہ جس طرح گھبرا جاتی تھی، یہ اُسے بے حد تکلیف دیتا۔ اس لیے اُس نے اُس سے بات کرنا ہی بند کر دی تھی۔ وہ اُسے سکیور محسوس کروانا چاہتا تھا۔ اُس کے نہ آنے پر صفیہ بی سخت ناراض بھی ہو جاتیں۔ مگر وہ ایک دن آتا انھیں اپنی بڑھتی مصروفیات کا بتاتا، "اب کوشش کرے گا، ملنے آئے گا" کہہ کر منالیتا۔ مگر پھر اس کے بعد ایک ایک مہینہ گزر جاتا اور وہ ابراہیم ہاؤس میں قدم بھی نہیں رکھتا تھا۔ یہ یہاں عام تھا کہ ہر مہینے سب اپنی مصروف زندگی کو ایک سائنڈ پر رکھ کر اپنے خاندان کے لیے وقت نکالتے تھے۔ جس دن ابراہیم ہاؤس میں اہتمام ہوتا سب اکٹھا ہوتے۔ وہ بس اُسی دن ابراہیم ہاؤس میں نظر آتا۔ صفیہ بی تو کیا عائشہ بھی اُس سے خفا ہوتی "وہ اب کیوں نہیں آتا وہ اتنا مصروف ہو گیا ہے کہ ہمیں بھول گیا ہے" جیسے سوالات کا اُسے سامنا کرنا پڑتا تھا۔

چچی میں آپ کو بھول سکتا ہوں؟ آپ خفا خفا سی اچھی نہیں لگتی، ارے واہ آپ تو آگے سے بھی زیادہ "خوبصوت ہو گئی ہیں"، وہ پُرکشش الفاظ بولتا تو وہ ہنس پڑتی یہ کہہ کر "بس بس اتنی تعریف تو کبھی تمہارے چاچو نے بھی نہیں کی۔"

"چچی ہم نے پہلے کبھی غور کیوں نہیں کیا آپ تو ہنستے ہوئے اور بھی خوبصوت لگتی ہیں"

پھر خود بھی مسکرا دیتا وہ اپنی پرکشش مسکراہٹ لیے ایک سحر تاری کرتا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

باز آ جاؤ! اپنی بیگم کے لیے ایسے جملے سنبھال کر رکھو، کام آئیں گے، "وہ نرم لہجے میں اُسے ڈپٹ دیتی۔

کچھ بھی کہیں، چچی وہ آپ جتنی خوبصورت ہر گز نہیں ہوگی، "یہ اُس کی باتیں اور مسکراہٹ ہی تو تھی " جو یاد رہ جانے والی ہوتی تھی۔

وہ محض آنکھیں دکھا دیتی۔ صفیہ بی کو بھی وہ بہت میٹھی گفتگو سے منالیا کرتا تھا کہ "اُس کی کس قدر ٹف روٹین ہے۔ اُسے کسی اچھی یونیورسٹی میں داخلہ لینا ہے تو اُسے اُس کے لیے خود کو بھی ٹف روٹین دینی پڑے گی " مگر وہ کبھی یہ نہیں کہہ پایا تھا۔ وہ کس قدر دکھی ہوتا ہے۔ جب جب وہ اُس کی موجودگی میں ہیسٹیٹیشن محسوس کرتی ہے۔ اُس سے زیادہ اُسے خود سے الجھن محسوس ہوا کرتی، اُسے خود سے ہی کوفت محسوس ہوتی۔

وہ حساس ہو گئی تھی تو ار سن جہانگیر بھی اُس کے لیے حساس ہو گیا تھا۔ وہ اُس کے لیے راحت کا " باعث بھلے سے نہ بنے مگر وہ اُس کے لیے پریشانی کا باعث بھی نہیں بن سکتا تھا

وہ اُس کے لیے دعا گو تھا کہ وہ پہلے جیسی ہو جائے مگر "کوئی بھی انسان کبھی بھی ایک جیسا نہیں رہتا وقت میں آئے اچھے برے حالات اُسے بدل دیتے ہیں۔"



## Posted On Kitab Nagri

وہ خود بھی بدل رہا تھا۔ اس بات کا علم اُسے خود ابھی تک نہیں ہوا تھا۔ اور ہوا کچھ یوں آیت ایسے موقعوں پر اور بھی حساس اور محتاط نظر آتی تھی۔ اُس کی ذات چھوٹی چیزوں کو گھنٹوں سوچنے لگی تھی "یہ نہ ہو جائے، وہ نہ ہو جائے، کوئی کچھ کہہ نہ دے، کوئی کیا کہے گا" یہ سوچنا اُس کی سوچ کا اہم ترین حصہ بن گیا تھا۔ وہ نارمل ہو گئی تھی۔ وہ شاید بھول بھی گئی تھی۔ مگر اب وہ محتاط ہونا یاد رکھے ہوئے تھی۔ اس واقعے کے گزرنے کے چند ماہ بعد ہی سکینہ نے معافی مانگ لی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

! اُن کا کہنا تھا۔۔

وہ آندھی ہو گئی تھیں۔ مگر اب انھیں اللہ نے دکھا دیا ہے۔ کوئی کسی کا سکون چھینے، تو اللہ سکون میں " اُسے بھی نہیں رہنے دیتا۔ کوئی کسی کی ہنسی چھینے، تو مسکراہٹ تو اُس کی بھی قائم نہیں رہتی۔ کوئی کسی کی زبان کو قفل لگائے، اپنے الفاظ سے اُسے کچھ بولنے جتنا نہ چھوڑے، تو بولنے کے قابل تو وہ بھی نہیں رہتا۔ اگرچہ یہ کہ کوئی کسی سے کچھ چھین کر اپنے پاس رکھنا چاہے۔۔ چاہے وہ قطرے جتنی خوشی ہی کیوں نہ ہو۔ پھر اُس کے آس پاس کی ہر چیز گواہ بنتی ہے، اُس کے ہاتھ زخمی ہونے لگتے ہیں۔ اُس کا جسم زخمی ہونے لگتا ہے۔ اور پھر اُس کی زبان کو قفل لگتا ہے۔ اور پھر اُس کی روح زخمی ہوتی ہے۔ اور یہ انکشاف کہ اُس کی روح تو اُسی دن زخمی ہوئی تھی۔ اُس کی روح تو اُسی دن چینی تھی۔ جب اُس نے " زیادتی کی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

! صرف اپنی ذات کی تسکین کے لئے۔۔

! صرف اپنے اندر ابلتے حسد کے لئے۔۔

اُس نے زیادتی کو چنا تھا۔

پھر انسان جانتا ہے، کسی سے چھینی گئی ہر خوشی، غم میں کیسے بدلتی ہے۔ وہ قطرے جتنی خوشی لے کر "سمندر جتنے غم کو اپنے لیے خود خریدتا ہے"۔۔

!.. ایک عربی کہاوت ہے

"! وہ معذرت جو دیئے گئے زخم کے دکھ کے مطابق نہیں ہے تو وہ ایک اور زخم ہے"

وہ بہت روئی تھیں۔ سب سے معافی بھی مانگی۔ صفیہ بی کے قدموں میں بیٹھ کر پتا نہیں وہ کتنی دیر روتی رہیں۔ اتفاق کچھ یوں ہوا کہ سکول سے واپسی تھی، آیت نے عمر کے ساتھ جیسے ہی قدم لاؤنج میں رکھا تو اُسے یک دم پشیمانی نے آن گھیرا۔ سب وہاں موجود تھے۔ سب کے چہرے ایک عجیب ہی منظر پیش کر رہے تھے۔ اُس کی ماں کی آنکھیں روئی روئی لگ رہی تھیں۔ اور پھر اُس کی نظر اپنی چچی پر گئی۔ جو بہت رو رہی تھیں۔ اتنا کہ شاید ہی اُس نے اُنہیں کبھی اتنا روتے دیکھا ہو۔ بلکہ اُسے کے ذہن کو کبھی بھی سکینہ چچی کے رونے کا منظر یاد آ ہی نہیں رہا تھا۔ اُنہیں اتنا روتے دیکھ اس کے دل کو کچھ ہوا۔ اُس کی بھوری آنکھوں کے رنگ میں فکر کی ملاوٹ ہوئی۔

## Posted On Kitab Nagri

سکینہ کو جیسے ہی آیت کی موجودگی کا احساس ہوا، وہ اٹھ کر اُس کے پاس آئیں۔ اُسے اپنے سینے میں بھینچے، وہ قدرے بلند آواز میں رورہی تھیں۔ آیت اس وقت کچھ بھی تصور کر سکتی تھی۔ مگر سکینہ کا اُسے یوں گلے لگا کر رونا تو بالکل بھی نہیں۔ اُسے سکینہ کا رونا تکلیف دہ لگا۔ وہ تکلیف میں دکھائی دے رہی تھیں۔ اُس نے نرمی سے بازو اُن کے گرد حما مل کیے۔

چچی چپ ہو جائیں سب ٹھیک ہے، "اُس نے خود کو کہتے پایا۔"

کیا آپ نے کبھی ایسے انسان کو چُپ کر دیا ہے؟ جس نے آپ کی ذات کو ادھیڑ کر رکھ دیا ہو۔ کسی " ایسے انسان کے آنسوؤں کو صاف کیا ہے؟ جس نے آپ کو بے حد رلایا ہو۔ کسی ایسے انسان کی تکلیف کو محسوس کیا ہے؟ جس نے آپ کو بے حد تکلیف سے گزارا ہو۔ تکلیف بھی وہ جو آگے جا کر آپ کی " زندگی کا ناسور بن جائے

ہاں تھی ایک آیت ابراہیم! وہ اُن کے اُس زخم پر مرہم رکھ رہی تھی۔ جو اُنہوں نے اُسے دے کر " کمائے تھے

" کتنا مشکل ہوتا ہے نہ! ایسے لوگوں کو چُپ کر دینا جو آپ کو زخم دینے پر رورہے ہوں "

## Posted On Kitab Nagri

مجھے م۔ معاف کر دو آیت، م۔ میں اندھی ہو گئی تھی۔ مجھے معاف کر دو بچے، تمہاری چچی اندھی ہو " گئی تھی "، وہ رو رو کر معافی مانگ رہی تھیں۔ وہ اس وقت خاصی تکلیف کا منظر لگ رہی تھیں۔ بے بس لگ رہی تھیں۔

آپ چپ ہو جائیں پلیز "، وہ اب اپنے نرم ہاتھوں سے اُن کا آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کر رہی تھی۔ " عائشہ کی آنکھیں نمی سے چمکی۔ یہ وہ لمحہ تھا، جب اُنہیں آیت ابراہیم کی ماں ہونے پر فخر ہوا۔ وہ بالکل انہی کا سایہ تھی۔ بالکل اُن جیسی نرم دل رکھنے والی۔ وہاں پر موجود ہر انسان کی آنکھیں نمی سے چمک رہی تھیں۔ آنسوؤں کو بند باندھے عائشہ آگے بڑھ کر سکینہ کو گلے لگا گئی۔ اور پھر وہ بندھ ٹوٹ گیا، گرم سیال کسی لڑی کی ماند بہہ رہا تھا۔ یہ دیکھ کر آیت کی بھوری آنکھیں شفاف پانی سے بھرنے لگیں۔ سکینہ نے آیت کو ایک بار پھر گلے لگایا۔ اب ایک طرف آیت اور دوسری طرف عائشہ تھیں۔ وہ روئیں جا رہی تھیں۔ وہ ندامت، خوشی کے ملے جلے احساس میں گرفتار تھیں۔

غلطیاں تو سبھی سے ہوتی ہیں۔ گناہ بھی سبھی سے ہوتے ہیں۔ اگر آپ کا ضمیر زندہ ہو تو وہ دھودی " جاتی ہیں۔ وہ دھل جاتی ہیں۔ آپ کی ندامت، آپ کی معافی، آپ کی توبہ، آپ کو بدل دیتی ہے۔ اگر آپ میں اپنے کیے کی ندامت نہیں رہتی۔ تو آپ کی غلطیاں، آپ کے گناہ، ٹھہر جاتے ہیں۔ اُس وقت میں، اُس جگہ پر اور آپ میں..! اور پھر وہ آپ سے دوبارہ سرزد ہوتے ہیں۔ جو آپ کا ضمیر مارنے لگتے ہیں۔ آپ آہستہ آہستہ انسان کے درجے سے گرتے ہیں۔ اُس درجے سے جسے اشرف المخلوقات کہا گیا

## Posted On Kitab Nagri

ہے۔ اس سے پہلے آپ اپنا درجہ کھودیں۔ خود کو جھنجھوڑیں، اُس کی ذات ہمیشہ آپ کی توبہ کی منتظر ہوتی ہے۔ آپ کی ندامت کا ایک آنسو اُس کے لیے کافی ہے۔ وہ غفور ہے، معاف کرنے والا! اُس کی یہ صفت اُس کے بندوں میں بھی پائی جاتی ہے۔"

اور پھر معافی کے بعد سب معمول پر آگیا تھا۔ سکینہ کا آیت کے ساتھ رویہ بھی اچھا ہو گیا تھا۔ سب پہلے جیسا تھا۔ مگر ایک خلا تھا، جو یعقوب خاندان کے سب بچوں کے درمیان ٹھہر گیا تھا۔  
! ایک ان دیکھا خلا۔

آیت اور حوران کے درمیان ایک دیوار تھی۔ جو قائم ہوئی تھی۔ بڑی شان سے! اُن کی دوستی ٹھہر گئی تھی۔ اُن کا گزرا اچھا وقت بھی ٹھہر گیا تھا۔ وہ جاری نہ رہ سکا، وہ جاری رہ ہی نہیں سکتا تھا۔ ارسن کا ایڈ مشن ایک اچھی انجینئرنگ یونیورسٹی میں ہوا تھا۔ وہ اپنی زندگی میں خاصا مصروف ہو گیا۔ خاندان میں منعقد تقریبات میں ارسن اور آیت آٹے میں نمک کے برابر نظر آتے تھے۔

www.kitabnagri.com

آیت بھی معمول پر آگئی تھی۔ وہ ٹھیک سے پڑھ رہی تھی۔ اُس نے اس بار خاصی محنت بھی کی تھی۔ وہ ٹھیک سے کھا رہی تھی، سو رہی تھی، سب میں بیٹھ بھی جاتی تھی۔ مگر کچھ تھا، جو کہی رہ گیا تھا۔ وہ رومان کے پاس بیٹھ کر گھنٹوں باتیں کرنے لگی تھی۔ بغیر تھکے، بغیر اکتائے، اُسے نہ جانے رومان اچھا لگتا



## Posted On Kitab Nagri

تھیا رومان کا مالک..! وہ مس کرتی تھی، اُس کا دل کسی کو مس کرتا تھا۔ مگر وہ اُسے کبھی زباں پر نہ لایا۔  
پائی۔ دل کی بات کہی دل میں ہی دفن کر کے رکھ دی۔

اگر وہ کسی کے پاس بیٹھی ہوتی تو اُس کے پاس کچھ کہنے کو نہ ہوتا۔ بس وہ کسی کی کہی بات پر مسکرا دیتی تھی۔ وہ بظاہر ٹھیک نظر آتی تھی، اُس کا میل جول سب سے بہت کم ہو گیا تھا۔ وہ حتیٰ کہ اپنے تایا زاد چچا زاد جانا بھی بند کر چکی تھی۔ پھر کہی اور جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اُسے تنہائی سکون دیتی تھی۔ وہ چار لوگوں میں بیٹھ کر کبھی بھی مطمئن نہیں ہوتی، وہ وہاں ہو کر بھی نہیں ہوتی تھی۔ اگر عائشہ کہی جانے کے لئے فورس کرتی بھی تو وہ ہمیشہ اُس سے چڑجایا کرتی تھی "اُسے نہیں جانا وہ گھر پر ہی ٹھیک ہے وغیرہ وغیرہ" ایک اچھی بات یہ تھی وہ کبھی بھی کہی نہ جانے کے لیے کوئی بہانہ نہیں لگاتی تھی "میرا سر درد ہے پیٹ میں درد ہے مجھے بخار محسوس ہو رہا ہے" وہ عام بچوں کی طرح بہانے نہیں لگاتی۔ بس ہمیشہ دو ٹوک انداز، ہمیشہ سچ، ہمیشہ اپنے دل کی بات "میرا دل نہیں چاہ رہا"۔

پھر ایک مقام آیت ابراہیم کی زندگی میں وہ آیا۔ جب وہ صرف اپنے کمرے میں موجود چیزوں سے مانوس ہونے لگی۔ وہ اپنا زیادہ تر وقت اپنے کمرے یا لان میں بیٹھ کر رومان کے ساتھ گزارا کرتی۔ وہ صفیہ بی سے بھی اب کم ہی مخاطب ہوتی۔ باقی سب سے تو وہ پہلے بھی کم ہی بات کیا کرتی تھی۔ سب کو یہ تسلی تھی کہ وہ پُر سکون نظر آتی ہے۔ اپنی پڑھائی بھی ٹھیک کر رہی ہے۔ روزانہ سکول آرہی ہے، جا رہی ہے، ٹھیک سے کھا رہی ہے، پی رہی ہے، حتیٰ کہ سو بھی وہ ٹھیک رہی ہے، تو کوئی مسئلہ نہیں، سب

## Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے۔ مگر ایک جھول تھا، جو آیت ابراہیم کی ذات میں آگیا تھا۔ جو وقت کے ساتھ ہی عیاں ہونا تھا۔

وہ کسی کے سامنے اپنے بیگ کو نہیں کھولتی، اُس میں موجود چیزیں تو کبھی بھی نہیں نکالتی تھی۔ کسی ٹیسٹ کا سنگل صفحہ یا پھٹا ہوا کوئی رف صفحہ بیگ میں موجود ہو تو وہ اُسے چھپالیا کرتی۔ کوئی اُسے دیکھ کر یہ نہ سوچے کہ یہ کسی نے دیا ہو گا "نہ جانے اس پر کیا لکھا ہو؟ کوئی غلط نہ سمجھے" وہ ان چیزوں سے خوفزدہ ہوتی تھی۔

اس عمر میں بچوں کے نئے نئے کرش بنتے ہیں۔ کوئی افسانوی کردار، کوئی مشہور ڈرامے کا ہیرو، تو کوئی گلوکار گو یہ ایک عام بات ہوتی ہے۔ اس عمر میں آپ کو ہر تیسرا بندہ پسند آ رہا ہوتا ہے۔ اور پھر وہ چند سال اور کچھ کا تو چند ماہ قائم رہتا ہے۔ تب کوئی اور نیا مشہور انسان آ جاتا ہے۔ کسی مختلف ملک کا، کسی مختلف زبان کا، جس پر خاص اس عمر کے بچے مر رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر اُن کے اس نئے کرش کا جب تک سب کو پتا نہ چل جائے کہ وہ اُس کے کتنے ڈائے ہارٹ فین ہیں یا انہیں کتنی سچی محبت ہے کہ وہ ان کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ تب تک کیلئے اُن پر سکون حرام ہوتا ہے۔ اور ایسا کہ کون جانے وہ سچی محبت کتنا عرصہ قائم رہے گی۔

!خیر مگر آیت ان چیزوں سے کوسوں دور تھی، اگر کوئی پوچھ لے

## Posted On Kitab Nagri

"یوہیو آکرش اُن سم ون؟"

تو وہ گڑ بڑا کر کہتی۔

توبہ، استغفر اللہ...! بلکل بھی نہیں۔"

اوہہ! پور سو بور "جیسے فقرے اُس پر کسے جاتے۔"

سب کو اگر گلوکار کے اشعار و فقرات پسند ہوتے، تو دوسری طرف آیت کے فیورٹ علامہ اقبال ہوتے تھے۔ اُن کے اشعار وہ یاد کیا کرتی تھی۔ اور انہیں اپنی دائری میں "ڈس از مائی فیورٹ اشعار" کے عنوان کے ساتھ وہ نصب کیا کرتی۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز کیا ہے لوح و قلم تیرے ہیں

www.kitabnagri.com

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

یہ وہ اشعار تھے جو اُسے حفظ تھے اور ہر حد دل کے قریب اور بے حد پسند تھے۔ اسے خود بھی شعر "

بنانا پسند تھا۔ کچھ اشعار ٹوٹے پھوٹے ہی صحیح مگر اُس نے لکھ رکھے تھے

## Posted On Kitab Nagri

بندگی کراے انسان

!قیامت کے روز کے لئے

وہ عشق مجازی کیا جو روح و جان مانگتی ہے

وہ عشق حقیقی دیکھو جو صرف بندگی مانگتی ہے

اگر تو سوچ اُس عظیم تعالیٰ کی قدرت

تو سوچوں سے بھی پرے ہے اُس کی عظمت

اُس کے اشعار زیادہ تر حمد کے گرد ہی گھومتے، اُس کی ڈائری میں نصب چیزیں اسی پر ہوتی تھیں۔ اللہ کو کیا پسند ہے، کیا نہیں..! وہ کتنا عظیم ہے، وہ کتنا جیم ہے، وہ دوسروں کے ساتھ بیٹھ کر بھلے سے خود سے نہ مسکراتی ہو، مگر تنہائی میں اُسے مسکرا نا آتا تھا۔ اللہ سے باتیں کرتے ہوئے، خود سے مخاطب ہوتے ہوئے، اپنی ڈائری رومان کے سائے میں بیٹھ کر لکھتے ہوئے، وہ ہمیشہ پُر سکون نظر آتی، مسکراتے ہوئے نظر آتی۔

## Posted On Kitab Nagri

اُسے لوگوں سے بھلے گھٹن محسوس ہوتی تھی۔ مگر اُسے اپنے گھر میں گزرے ایام بہت عزیز تھے۔ اُسے گھر میں خاص کر اپنے کمرے میں یار و مان کے پاس وقت گزارنا بہت پسند تھا۔ اُسے اس چیز کا خیال کہ کوئی اُس کی وجہ سے ہرٹ نہ ہو، خاص کر اُس کی دادو، اُس کے ماما، بابا اُس کا بھائی اُس نے اپنی زندگی انہی چیزوں پر انحصار کر لی تھی۔ وہ اس ہول سے باہر نہیں آنا چاہتی تھی۔ وہ اسی میں خوش تھی۔ اور پھر جب وہ سب سے کٹ چکی تھی۔ تو اُس کی زندگی میں ایک نیا موڑ آیا۔ ایک نیا باب رقم ہوا۔ ایک انسان جسے وہ مس کرتی تھی، اُسے اُس کے نام لکھ دیا گیا۔

"! میسم خان رومان کا مالک،۔۔"

جب اُس سے صفیہ بی نے اُس کی رضامندی کا پوچھا۔ تو اُسے سمجھ نہیں آیا، وہ کیا کہے؟ وہ یہ تو اچھے سے سمجھ گئی تھی۔ سب چاہتے ہیں، وہ جواب ہاں میں دے۔ مگر اُسے یاد تھا، تو یہ کہ اُس نے اُس سے آخری بار کس قدر بد تمیزی سے بات کی تھی۔ وہ جواب دیتی بھی تو کیا؟ مگر اُسے تو دل رکھنا تھا۔ اُسے تو دل رکھنے آتے تھے۔ وہ کیسے انکار کر دیتی؟ اُس نے رضامندی دی۔ اُس کے بعد چند سوال تھے، جو [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) اُسے اندر ہی اندر پریشان کرنے لگے۔

وہ اُسے یاد تھا، ہمیشہ یاد تھا، کبھی نہیں بھولا تھا۔ مگر کیا وہ بھی اُسے یاد ہوگی؟ اُسے یاد رہی ہوگی؟ اُس کی آخری ملاقات کی کی گئی بد تمیزی، کیا وہ اُسے بھول گیا ہوگا؟ "وہ خود سے ہی تانے بانے بننے لگی۔"

## Posted On Kitab Nagri

اور پھر نکاح کا وقت آیا جو سادگی سے طے پایا تھا۔ اجاب و قبول کے بعد جب اُس کی نظر میسم پر پڑی، تو وہ اُسے دیکھ خوفزدہ ہوئی، اُس کا چہرہ کچھ اور ہی بیان کر رہا تھا۔ صاف واضح تھا، وہ ضبط کے کس مراحل پر ہے "کیا اُس سے زبردستی کی گئی؟ کیا وہ اُس پر زبردستی مسلط کی دی گئی ہے؟" یہ خیال اُسے ہلا گیا تھا۔ اُس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے۔ اُس کا وجود کپکپانے لگا۔ اُسے ایک دھڑکا لگا۔ وہ سفید پڑنے لگی۔ اور پھر جب صفیہ بی نے اسے ساتھ بیٹھانے کا کہا، تو اُس کا تنفس تیز ہونے لگا۔ دل خوف کے زیر اثر تیزی سے دھڑکا۔ اور پھر اُسے جیسے ہی اٹھایا گیا، اُس کے اعصاب نے اُس کا ساتھ چھوڑا تھا۔ اُسے اپنی آنکھیں بند ہوتی محسوس ہوئی۔ اُس کے سماعت سے سب کی آوازیں ٹکرائی تھیں۔ سب اُسی کو پکار رہے تھے۔ اُسے اُس کے بعد ہوش نہ رہا تھا۔ اور پھر جب اُسے ہوش آیا، تو سب اُس کے آس پاس ہی موجود تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

!.. مگر وہ نہیں تھا

!.. وہ کہی نہیں تھا

اُس کا دل پل میں اُداس ہوا، اُس کا شک یقین میں بدلا تھا۔ وہ واقعی اُس پر مسلط کر دی گئی تھی۔ سب کو ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ یہ غلط ہوا، یہ غلط کیا گیا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

یہ وقت ایک اور وجود پر بھاری پڑا تھا۔ ار سن جہانگیر اس بات سے بالکل بے خبر تھا۔ وہ یونیورسٹی کی ٹرپ پر گیا ہوا تھا۔ مگر گھر آنے پر جس خبر سے وہ آشکار ہوا، وہ اُس پر گہرا سکوت پھیر گیا تھا۔ اُسے چُپ لگی تھی، ایسی چپ کہ جس کے بعد اگر وہ کچھ بولتا تو لازماً خود کو کوستا۔

اُسے یاد تھا جب اُس کی امی نے اُس سے اُس کی بات کی تھی کہ وہ آیت کا رشتہ اُس کے لیے مانگنا چاہتی [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) ہیں۔ تو اُس نے یہ کہہ کر روکا تھا۔

" وہ بہت چھوٹی ہے امی مجھے نہیں لگتا وہ اس سب کیلئے تیار ہے "

ہم صرف بات پکی کریں گے، ار سن ہم شادی کی بات تو نہیں کر رہے شادی تو اُس کی یقیناً پڑھائی کے " بعد ہی ہوگی

نہیں امی اُس کا ذہن ان سب چیزوں سے دور ہی رہنا چاہیے۔ آپ جانتی تو ہیں وہ کتنی حساس ہے۔ وہ " جلد سہم جاتی ہے۔ آپ ابھی بات مت کریں ابھی وقت ہے ہم انتظار کر لیں گے

ار سن جہانگیر یہ نہیں جانتا تھا کہ اُس کے پاس اب وقت ہی وقت بچ جائے گا،

" ..! انتظار کا "

" اُس کے نصیب میں انتظار ہی تو ساری عمر کا لکھ دیا جائے گا "

## Posted On Kitab Nagri

وہ اُس کے عین نکاح کے دن پہنچا تھا۔ اور پھر شان سے کھڑا ابراہیم ہاؤس گواہ بنا تھا۔ وہ بڑی انہماک سے اُس کے نکاح میں شریک ہوا۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

آیت ابراہیم ولد ابراہیم خان آپ کا نکاح میسم خان سے پانچ لاکھ سکا راج وقت طے پایا ہے آپ کو قبول ہے؟؟

قبول ہے۔۔۔"

یہ الفاظ ار سن جہانگیر کے لئے محض الفاظ نہیں تھے۔ یہ ایک سیسہ تھا، جو اُس کی سماعت پرے اندھیلے گیا۔ یہ وہ آواز تھی، جو اُسے بہت کم سننے کو ملتی تھی۔ جسے وہ فرصت سے سننا چاہتا تھا۔ مگر اب یہ آواز اُسے اپنے دل کو چیرتی محسوس ہوئی۔ اُس کا قلب بکھرا، کرچی کرچی ہو گیا۔ اور اُسے یہ ایک اعلان لگا..!

"ایک بھاری بوجھ جو تا عمر کیلئے اُس کے دل پر رکھ دیا گیا ہے اور اُسے اسی کے ساتھ جینا ہے۔"

جاری ہے

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595